REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.
REGD. NO. P. 67.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ــــ ۲۱
ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:۔ خورشید احمد انور

شمارہ ــــ ۱۴
شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اَخْبارِ احمدیہ

لنڈن ۲۸ راامان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

نیز اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کو کراچی میں گر جانے کے سبب چوٹ آئی ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۵ رشہادت (اپریل)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدُ للہ۔

★ــــ حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشان کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۱ راپریل سے پری میڈیکل کا امتحان شروع ہے ہمارے دو طالب علم عزیزان عبدالرشید بدر اور حمید احمد ناصر اس امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں ٭

ــــ ٭ ــــ

صدرِ جمہوریہ سیرالیون کی احمدیہ سیکنڈری سکول "بو" میں تشریف آوری

جماعتِ احمدیہ کی گرانقدر تعلیمی اور طبّی خدمات کا اعتراف

(از مکرّم لطف الرّحمٰن محمود صاحب۔ سیرالیون)

صدر جمہوریہ سیرالیون ڈاکٹر سائیکا پی سٹیونس ۲ ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو بو کے سرکاری دورے کے دوران احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بھی تشریف لائے اور اس موقع پر طلباء سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی ان تعلیمی اور طبّی خدمات کو فراخ دلی سے سراہا، جو جماعت کا مشن اس ملک میں سرانجام دے رہا ہے۔ صدر سیرالیون نے بالخصوص پاکستانی اساتذہ کا بھی شکریہ ادا کیا جو اپنے وطن سے ہزاروں میل دور فرزندانِ افریقہ کی تربیت و تعلیم اور تہذیبِ اخلاق کا خوشگوار فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ صدر موصوف نے طلباء کو احساس دلایا کہ وہ ان سہولتوں اور مواقع سے استفادہ کریں۔ اور تعلیم کے ساتھ ساتھ کردار کی تشکیل و تعمیر کا پہلو بھی پوری طرح مدنظر رکھیں۔

وُرود اور استقبال

صدر کی سکول میں آمد اور معین پروگرام کی اطلاع صرف ایک دن قبل دفتر تعلیمات کی طرف سے موصول ہوئی۔ چنانچہ اطلاع ملتے ہی اس سلسلے میں ضروری اقدامات کئے گئے۔ سکول کی سڑک کے دونوں طرف جھنڈیاں اور پرچم لگائے گئے۔ اس راستے میں خوبصورت محراب اور دروازے نصب کئے گئے اور مختلف موزوں مقامات پر خوش آمدید کے لئے دیدہ زیب بینر آویزاں کئے گئے۔ صدر ۱۲ بجے تشریف لائے۔ ذاتی عملہ کے علاوہ صدر کے ہمراہ کئی وزراء بھی تھے جن میں وزیر تعلیم مسٹر بارتھس ولسن اور جنوبی صوبے کے وزیر امور مقامی مسٹر کو بیو لامین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع بو کے بعض پیراماؤنٹ چیفس۔ مقامی حکام اور سربرآوردہ اصحاب بھی حاضر ہوئے۔ صدر کی کار سکول کے آڈیٹوریم کے سامنے آکر رُکی۔ سکول کے پرنسپل انور حسن صاحب نے صدر موصوف کا استقبال کیا اور پھر سٹاف کے اراکین سے تعارف کرایا۔ سٹاف سے تعارف کے بعد صدر کو سکول کے سینئر پریفیکٹ سے متعارف کرایا گیا۔ بعد ازاں صدر ہال میں تشریف لائے اور طلباء اور حاضرین نے نہایت گرم جوشی سے صدر کا خیر مقدم کیا۔

خطبۂ استقبالیہ

صدر کی آمد پر طلباء نے قومی ترانہ گایا پھر پرنسپل انور حسن صاحب نے احمدیہ مشن۔ بورڈ آف گورنرز، اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے صدر کا استقبال کرتے ہوئے سپاس نامہ پیش کیا۔ پرنسپل صاحب نے صدر کے ورود پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس تقریب کی اہمیت واضح کی اور صدر کو آگاہ کیا کہ اُن کی گرانقدر قومی اور ملکی خدمات کے پیشِ نظر طلبہ اور اساتذہ کے درمیان ان کی موجودگی ان سب کے لئے حوصلہ افزائی کا سبب ہے۔ صدر کی عظیم صلاحیتوں اور ذاتی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے جناب پرنسپل صاحب نے اُمید ظاہر کی کہ طلبہ کی نوخیز نسل صدر کی کتابِ زندگی سے اَن تھک محنت، پُرخلوص جدوجہد، حب الوطنی اور بے لوث جذبۂ خدمت کا درس لے سکتی ہے۔

سکول کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے پرنسپل صاحب نے صدر کو بتایا کہ ستمبر ۱۹۶۰ء میں اس سکول کا اجراء ہوا جو سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے پانچ ثانوی سکولوں میں سے پہلا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت سیرالیون۔ گیمبیا۔ گنی اور لائبیریا کے ممالک سے تعلق رکھنے والے دو ہزار نوجوان اس چشمۂ علم سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ سکول کی امتیازی خصوصیات بیان کرتے ہوئے پرنسپل نے طبعیات، کیمیا اور حیاتیات کی جدید سامان سے لیس تجربہ گاہوں، بہترین نظم و ضبط، ایثار پیشہ اساتذہ کے مخلصانہ انہماک کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ سکول کے ترقیاتی پروگرام کے ضمن میں پرنسپل نے کھیل کے میدانوں کی تیاری، سکول کے احاطے کے گرد حفاظتی آہنی باڑ اور نکاس کے جدید انتظام پر مشتمل زیرِ تکمیل منصوبے کا ذکر کیا۔

احمدیہ مشن کے سکولوں کی تعلیمی پالیسی کے بارے میں صدر کو آگاہ کرتے ہوئے جناب پرنسپل صاحب نے کہا کہ تعلیم محض کتابی علم کا نام نہیں بلکہ بچے کی ذہنی، جسمانی، رُوحانی، مذہبی اور اخلاقی نشو و نما کے بھرپور اقدام کا نام ہے اور ہمارے سکول میں ابتداء ہی سے ان تمام پہلوؤں پر توجہ مرتکز رہی ہے۔

صدرِ جمہوریہ کا خطاب

پرنسپل صاحب کے سپاسنامے کے بعد طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ سیرالیون نے کہا کہ میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا جو یہ کام تعلیم کے میدان میں کر رہی ہے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ صدر نے سیرالیون میں احمدیہ مشن کے [illegible] سکیم کے تحت قائم ہونے والے طبّی مراکز کے ضمن میں کہا کہ [illegible] اس جماعت نے تعلیم کے ساتھ ساتھ طبّی میدان میں بھی ہماری مدد کرنا شروع کیا ہے۔ میں ان تمام گرانقدر خدمات کے [illegible] جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

صدر نے طلبہ کو بتایا کہ احمدیہ مشن کے [illegible] اساتذہ ہزاروں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت کے لئے یہاں آئے ہیں۔ جہاں ہم ان اساتذہ کے شکرگزار ہیں [illegible] ہم طلبہ [illegible] رکھتے ہیں کہ وہ ان [illegible] اور مواقع سے پوری توجہ اور تندہی سے استفادہ کریں۔

نظریہ تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے [illegible] نے کہا کہ [illegible] کردار کے بغیر علم کتاب [illegible] لئے طلبہ کو مروجہ علوم کی تحصیل کے ساتھ ساتھ مضبوط کردار کی تشکیل کی طرف بھی خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے صدر نے زیرِ تکمیل فٹ بال گراؤنڈ کے منصوبے کے لئے جیب خاص سے یک صد لیون (پچاس پاؤنڈ) کا عطیہ دیا۔

(باقی دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رادا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ شہادت ۱۳۵۱ ہش

حضرت نعمت اللہ ولی کا قصیدہ اور مسلمان

(۲)

حضرت نعمت اللہ ولی کی طرف منسوب جس قصیدے کا اس وقت عام چرچا ہے اس کے غیر مستند اور من گھڑت ہونے کے بارے میں معاصر الجمعیۃ دہلی کے حوالہ سے گزشتہ اشاعت میں مفصل گفتگو ہو چکی ہے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ حضرت موصوف کا ایک اور قصیدہ ہے جو ہر طرح مستند اور قابلِ اعتماد ہونے کے ساتھ ساتھ ان تمام معیاروں پر پورا اترتا ہے جن کی بناء پر نقادین نے اوّل الذکر قصیدے کو ناقابلِ اعتناء قرار دیا۔ قارئین کرام کے استفادہ کے لئے بدر کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ یہ قصیدہ بتمامہٖ نقل کیا جا رہا ہے۔ آج سے ۱۲۳ برس پہلے کا شائع شدہ ہونے کے سبب اسے آج کی پیداوار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جیسا کہ ہم گزشتہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں یہ قصیدہ رسالہ "اربعین فی احوال المہدیین" کے آخر میں شامل ہو کر ۱۲۶۸ھ ہجری کا کلکتہ سے طبع شدہ ہے۔ جس کا اصل پرانا نسخہ ہمارے ہاں موجود ہے۔ جس کا جی چاہے اسے دیکھ سکتا ہے۔

یہی نہیں بلکہ آج سے اسّی سال قبل جون ۱۸۹۲ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک رسالہ موسومہ "نشانِ آسمانی و شہادت الملہمین" رقم فرمایا۔ حضورؑ نے اپنے اس رسالہ کے شروع میں مذکورۃ الصدر رسالہ اربعین فی احوال المہدیین کے حوالہ سے حضرت نعمت اللہ ولی کا ۵۵ اشعار پر مشتمل پورے کا پورا قصیدہ نقل فرمایا۔ اور ساتھ ہی اس میں سے ۲۴ منتخب اشعار کا ترجمہ مع مدلّل تشریح کے بیان کر کے ان پیشگوئیوں کو اپنی صداقت کے لئے آسمانی نشان کے طور پر پیش فرمایا۔

قبل اس کے کہ ہم پیش کردہ مستند قصیدہ میں مذکور عظیم الشان پیشگوئیوں کی تفصیل قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کر کے برادرانِ اسلام کو ان پر غور کرنے کی دعوت دیں اس جگہ ایک اہم بات کا ذکر کیا جانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

سو واضح ہو کہ جس قصیدے کا اس وقت عام چرچا ہے، قطع نظر اس سے کہ یہ قصیدہ قابلِ استناد ہے یا نہیں اس نوع کے قصیدے سے مسلمانوں کی مطلق دلچسپی بے بنیاد نہیں۔ بلکہ ہر مسلمان طبعاً و ایماناً تین وجوہ کی بناء پر دلچسپی رکھتا ہے:۔

اوّل:— قرآن و حدیث میں اسلام کے تنزّل کے بعد دوبارہ عروج یا بلفظِ دیگر اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور یہ وعدہ ہر مسلمان کے دل و دماغ میں پوری طرح راسخ ہے۔

دوئم:— اس وعدۂ الٰہی کو امام مہدی اور مسیح موعود کے وجود سے وابستہ قرار دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے دلوں میں اس مقدس برگزیدہ وجود کے لئے انتظار کی شمع روشن ہے۔

سوئم:— جس زمانہ میں اس موعود وجود کا ظہور و نزول بتایا جاتا ہے اس کی جملہ علامات کا زمانۂ حاضرہ سے بکلّی مطابقت رکھنا۔

اس پسِ منظر میں جب بھی کوئی ایسی بات کسی بھی بزرگ کے نام پر خواہ منقولہ قصیدے کے رنگ میں ہی کیوں نہ ہو منظرِ عام پر آتی ہے تو عوام اپنے فطری تقاضے کی تسکین کی خاطر اس طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ چونکہ ہر شخص کو نہ کامل بصیرت حاصل ہوتی ہے اور نہ غلط بات کو صحیح سے ممتاز کرنے کی صلاحیت، اس لئے یہ وہ موقعہ ہوتا ہے جب اہلِ علم دوست حضرات کی علمی بصیرت آڑے آئے اور عامۃ المسلمین کی صحیح لائنوں پر رہنمائی کی جائے مگر افسوس کہ ایسا تو نہ ہو پاتا۔ البتہ انہی میں سے ایک گروہ تو خود خویشتن گم است کرا رہبری کند کا مصداق ہوتے ہوئے اس خدمت کے قابل نہیں۔ دوسرے گروہ نے غلط تشریحات و تاویلات سے کام لے کر عامۃ المسلمین کو یہ کہہ کر امام مہدی کی شناخت سے دور رکھا کہ آنے والا ابھی نہیں آیا۔ جو آچکا ہے اس کو دعویٰ قابلِ قبول نہیں حالانکہ اس کی صداقت پر زمین و آسمان بھی گواہی دے چکے ہیں۔

اس طرح کے ٹال مٹول سے جب زمانہ اور وقت کافی آگے بڑھا تو انہی میں سے ایک تیسرا گروہ ایسا کھڑا ہو گیا جس نے کہا کہ کسی امام مہدی یا مسیح موعود کے آنے کا خیال ہی سرے سے غلط ہے۔ نہ کسی نے آنا تھا اور نہ کوئی آئے گا——!!

مگر عجیب بات ہے کہ یہ تینوں گروہ باوجود بڑی کوشش کے عامۃ المسلمین کے دماغ سے اسلام کے روشن مستقبل سے متعلق دلچسپی کی مذکورۃ الصدر تینوں وجوہ کھرچ نہ سکے۔

سادہ لوح مسلمانوں کی اس دلی کیفیت کو دیکھ کر غصہ اور افسوس کے جذبات ابھرنے کی بجائے ہمارے دل میں ان کی نسبت ایک گونہ ترس آتا ہے کہ کاش! حضرات علماء کرام اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے اور ان لوگوں کی صحیح راہنمائی کرتے تا آج یہ حقیقت پلندے کو بغل میں دبائے پھرنے کی بجائے حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے سچی اور سچی پیشگوئیوں سے صراطِ مستقیم کی طرف قدم اٹھاتے اور اپنی عاقبت کو برباد نہ کرتے۔

وہ بزرگ جو ایسے مسلمانوں کو محض اس لئے قابلِ ملامت قرار دیتے ہیں کہ وہ "پیشگوئیوں" سے دلچسپی کیوں رکھتے ہیں یا امام مہدی کے ظہور کی امید کیوں رکھتے ہیں، یہ خود ان بزرگوں کی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں نہ تو غیر اسلامی ہیں اور نہ ہی بے بنیاد۔ بے شک من گھڑت اور بے بنیاد پیشگوئیاں ناقابلِ التفات ہیں۔ لیکن جب تک دنیا میں خالص سونے کو ملمع سے پرکھ لینے والے موجود ہیں کوئی عقلمند بھی ملمع کی موجودگی کے سبب خالص سونے کی ناقدری نہیں کر سکتا۔ اس لئے حق پرست علماء کرام کا فرض ہے کہ ایسے موقعہ پر مسلمانوں کو صحیح اور برحق پیشگوئیوں کے پرکھنے اور ان سے روحانی استفادہ کرنے کا سلیقہ بتائیں۔ اور حضرت نعمت اللہ ولی کی برحق پیشگوئیوں پر خود بھی ٹھنڈے دل سے غور کریں اور عامۃ المسلمین کو بھی ان کے مضامین ذہن نشین کرائیں۔ تا حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے خود بھی فائدہ میں رہیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

قریب زمانہ میں جو کچھ ہوا اور مسلمانوں پر جو افتاد پڑی اس کے پیچھے بھی خدا تعالیٰ کی زبردست حکمتیں کارفرما معلوم ہوتی ہیں۔ جن پر غور و فکر کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ منجملہ ان عظیم حکمتوں کے ایک غیر مستند اور من گھڑت قصیدہ کے مقابل پر حضرت نعمت اللہ ولی کے اصل اور مستند قصیدے کی طرف مسلمانوں کی توجہ کا مبذول کیا جانا بھی ہے۔ تا اس بزرگ کی شہادت سعید روحوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔

حقیقت یہ ہے کہ مبیّنہ قصیدے میں عامۃ المسلمین کی غیر معمولی دلچسپی نے ایسا موقعہ فراہم کر دیا کہ ہم حقیقت پسند افراد کے سامنے اسی بزرگ کے مستند اور اصل قصیدے کو پیش کریں۔ یہی قصیدہ ہے جسے سچے امام مہدی اور برحق مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آج سے اسّی سال پہلے اپنے دعوٰے کی صداقت پر بطور شہادت پیش کیا۔ حضرت نعمت اللہ ولی کی بیان کردہ آٹھ سو سالہ پرانی پیشگوئیوں پر مشتمل اس قصیدے کی شہادت کوئی معمولی شہادت نہیں۔ بالخصوص جبکہ یہ قصیدہ اس وقت کی پیداوار نہیں۔ بلکہ حضور علیہ السلام کے دعوٰے سے بہت عرصہ پہلے چھپ کر منصۂ شہود پر آچکا۔ بلکہ اگر قصیدے کی تاریخِ اشاعت پر نگاہ کی جائے جو ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ ہجری نبوی ہے تو شہادت کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس وقت مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عمر صرف ۱۷ سال تین ماہ تھی۔

پس ہم برادرانِ اسلام کو نہایت ادب و احترام کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ آپ نے اس قصیدہ کو بھی پڑھا جو مبیّنہ طور پر قلمی نسخوں سے نقل کیا گیا۔ اور اس کی تفصیلات آپ نے دیکھیں۔ اب آپ اس دوسرے قصیدے کا بھی بغور مطالعہ کریں۔

بدر کی آئندہ اشاعت میں ہم بھی قرآنِ کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں حضرت نعمت اللہ ولی کی بیان کردہ پیشگوئیوں کا تفصیلی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے ع

شاید کہ اتر جائے کسی دل میں مری بات

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق——

اِنسان بحیثیتِ مجموعی اپنے پیدا کرنیوالے ربّ کیطرف واپس آئیگا اور اُسکی حمد کے ترانے گائیگا

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کی کامیابی کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکّل رکھتے ہیں !!

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور خطاب

برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقدہ ۹ راکتوبر ۱۹۷۱ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کے ساتھ حضور نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔

(التغابن : ۱۴)

اس کے بعد فرمایا :-

بیماری اور شفایابی

آپ جانتی ہیں کہ ایک لمبا عرصہ بیماری کے بعد ابھی اٹھا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے ہڈی پر جو ضرب آئی تھی وہ بھی اسی کے فضل سے ٹھیک ہو گئی اور جو عوارض ایک لمبا عرصہ تک بستر پر لیٹے رہنے کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے وہ بھی قریباً قریباً دُور ہو گئے۔ ابھی گھٹنے کی سختی میں پُورا فرق نہیں پڑا جس طرح ہم التحیات میں بیٹھتے ہیں اس طرح اب میں بیٹھوں تو ایڑی جسم کے ساتھ لگ جاتی ہے لیکن شدید درد کے ساتھ۔ اس لئے ابھی میں التحیات میں پوری طرح بیٹھ نہیں سکتا۔ پہلے تو کوئی دو تین فٹ کا فرق رہتا تھا یعنی گھٹنوں میں سختی آگئی تھی۔ جسے انگریزی میں Stiffness (سٹیفنس) کہتے ہیں۔ اب فرق پڑ رہا ہے۔

بعض ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ ممکن ہے۔ یہ مستقل نقص بیٹھ گیا ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ جو بڑا پیار کرنے والا ہے اُس نے مجھے اسلام آباد سے چلنے سے دو دن پہلے (خواب میں) یہ بتایا کہ گھٹنے بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس لئے میں مطمئن ہوں۔ خدا تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اپنے وقت پر انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤں گا۔ آپ بھی دعا کریں میرے لئے بھی اور میرے کاموں کے لئے بھی۔ کاموں کے لئے زیادہ اور میرے لئے کم۔

دینی جماعتوں کا حقیقی سہارا

کیونکہ ہمارے کام بڑے اہم ہیں اور ہماری طاقتیں اور وسائل بہت تھوڑے ہیں۔ ہمیں محض اپنے اوپر بھروسہ کرتے ہوئے ان کاموں میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں پیدا ہوتی۔ اس لئے کسی اَور کے سہارے کی ضرورت میں بھی اور میرا ہر احمدی بھائی اور بہن بھی محسوس کرتے ہیں۔

ساری دُنیا کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنا اور تمام بنی نوعِ انسان کے دِل میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت پیدا کرنا اور خدا تعالیٰ کی شناخت اور معرفت پیدا کرنا اور خدا میں ہو کر فنا کا جُبّہ پہننے کے لئے ہر انسان کو تیار کرنا اور اس مہم میں جو رکاوٹیں مخالفینِ اسلام کی طرف سے اسلام کے غلبہ کی راہیں حائل ہیں، ان سے نپٹنا اور اُن کے مقابلے میں کامیاب ہونا یہ ایسا پروگرام نہیں کہ اگر ہم عقل رکھتے ہوں اور ہمارے ذہنوں میں فراست ہو تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی ہم یہ سمجھ سکیں کہ اپنے زور سے، اپنے وسائل کے ذریعہ یا اپنی ہمّت سے ان ذمہ داریوں سے (جن کا مَیں نے مختصر ذکر کیا ہے) ہم عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سہارے کے بغیر یہ ہو نہیں سکتا۔ اور ہم ایک سیکنڈ کے لئے بھی ایسا سوچ نہیں سکتے۔ دراصل سہارے کی ضرورت دو وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک اس لئے کہ جو کام سپرد کیا گیا ہو وہ انسان کی اپنی طاقت سے باہر ہو تو پھر وہ کسی غیر کا سہارا ڈھونڈتا ہے۔ دوسرے یہ کہ انسان کے راستے میں جو رکاوٹیں ہوں ان کو دُور کرنے کی ہمت یا وسیلہ نہ ہو تو پھر بھی اپنے علاوہ کسی اَور کے سہارے کی اُسے ضرورت محسوس ہوتی ہے، کامیاب ہونے کے لئے بھی اور کامیابی کی راہ میں جو رکاوٹیں ہیں انہیں دُور کرنے کے لئے بھی۔ اگر دل میں یہ احساس ہو کہ ہم خود ایسا نہیں کر سکتے، نہ اپنے زورِ بازو سے کامیاب ہو سکتے ہیں اور نہ اپنی ہمت سے دشمن کی ساری روکیں جو اسلام کے غلبہ کی راہیں آج وہ کھڑی کر رہا ہے دُور کر سکتے ہیں۔ تو پھر انسان خود کو کسی سہارے کا محتاج محسوس کرتا اور پاتا ہے۔

دُنیا دار لوگوں کے سہارے

دنیا دار لوگ جو اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانتے نہیں وہ سائنسی علوم کا سہارا ڈھونڈتے ہیں وہ ہر جائز اور ناجائز طریقے سے اکٹھی کی ہوئی دولت اور اموال کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ وہ اپنے جتھوں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ وہ اپنے سمجھوتوں اور معاہدوں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ بعض قومیں ملا کر ایک گروپ بنا لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ اس طرح انہیں سہارا مل گیا۔ لیکن یہ چیزیں سہارے کے لائق نہیں ہیں۔ ہم ان پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ ہمارا دل تسلّی نہیں پاتا کہ ان سہاروں سے فائدہ اٹھا کر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ ساری دُنیا کی طاقتیں مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتیں جو ہمارے سپرد ہے۔ لیکن دُنیا کی طاقتیں ہمیں نہیں ملیں۔ اور ساری دنیا کے اموال بھی وہ کام نہیں کر سکتے جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں اور دنیا کے اموال بھی ہمیں نہیں ملے۔ اور یہ اتنا عظیم کام ہے کہ انسان کے تخیل سے بھی بالا ہے۔

عالمگیر غلبۂ اسلام کا وعدہ

جس طرح نشأۃ اُولیٰ کے مسلمان یہ بات دماغ میں بھی نہیں لا سکتے تھے، وہ سوچتے ہوں گے تو دماغ چکرا جاتا ہوگا۔ ان کے دماغ میں بھی نہیں آتا تھا کہ چند مٹھی بھر لوگ اسلام کو غالب کیسے کریں گے۔ سرداران مکّہ کے ساتھ جو پہلی جنگ ہوئی ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین سو اور کچھ مسلمان میدان جنگ میں گئے تھے یعنی اسلام کے لئے جانیں قربان کرنے کے لئے اس وقت ساری دنیا میں صرف تین سو اور کچھ مسلمان تھے اور سارا عرب ان کے مخالف تھا وہ سوچتے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے وعدے تو بڑے کئے ہیں مگر ہم چیونٹی کے برابر بھی نہیں۔ یہ اگر ہمیں اپنے پاؤں تلے مسلیں تو ہمارا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ منافق بھی اعتراض کر دیتا تھا کہ بڑے وعدے کئے گئے ہیں لیکن سامان نہیں دیئے گئے۔ منافق کی آنکھ ظاہر کو دیکھ رہی تھی۔ مومن کی آنکھ باطن پر پڑ رہی تھی۔ وہ اپنے اللہ کی قدرتوں کو دیکھتا اور اس کی صفات کو پہچانتا تھا۔ اس کی قدرتوں پر بھروسہ رکھتا تھا۔ اسی طرح آج پھر ہم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کیا جائے گا۔ اور دُنیا کی سب قومیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں گی اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش ملک ملک، شہر شہر اور قریہ قریہ ہونے لگے گی۔ دہریت بھی مٹا دی جائے گی۔ اور شرک کو بھی دُنیا سے نابود کر دیا جائے گا۔ البتہ جس طرح عجائب گھر میں چیزیں رکھی جاتی ہیں اسی طرح کچھ انسان ایسے بھی رہیں گے جو دہریہ ہوں گے اور کچھ انسان ایسے بھی رہیں گے جو مشرک ہوں گے۔ مگر ان کی حیثیت ویسی ہی ہوگی جو عجائب گھر میں نمونہ کے طور پر رکھی جانے والی چیزوں کی ہوتی ہے۔ **انسان بحیثیت مجموعی اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی طرف واپس آئے گا اور اس کی حمد کے ترانے گانے لگے گا۔**

غلبۂ اسلام کے لئے مساعی

یہ وعدہ ہے جو ہم سے کیا گیا ہے۔ لیکن جب ہم غور کرتے ہیں تو اس عظیم بشارت کے نتیجہ میں جس قربانی کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے وہ چیز ہمیں اپنے پاس نظر نہیں آتی۔ نہ وہ طاقت ہے اور نہ وہ جتھہ ہے اور نہ وہ مال ہے اور نہ وہ وسیلہ ہے (یہی ذرائع [illegible] کی بناء پر) انسانی عقل آج ظاہری طور پر یہ سمجھتی ہے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گی مگر یہ ذرائع ہمیں نہیں دیئے گئے دنیا کا اقتدار ہمیں نہیں دیا گیا۔ نہ اس اقتدار کے لئے ہمارے دلوں میں کوئی محبت اور پیار پیدا کیا گیا ہے۔ ہمارے مخالف کو یہ سب کچھ دیا مثلاً عیسائی پادریوں کے پاس [illegible] ہے اور اتنے سامان ہیں اور اسی طرح وہ [illegible] کمیونسٹوں کے پاس [illegible] اور ان پر غالب آنے کی ہمیں بشارت [illegible] سامان ہمارے پاس نہیں [illegible] دیکھیں اپنی عمریں [illegible] تربیت بھی مشکل نظر آتی ہے۔ اس [illegible] ہے اس کے ذرائع کو دیکھیں [illegible] کو دیکھیں کہ لاکھوں پادری اور لاکھوں [illegible] (عورتیں بھی) جنہوں نے باطل کے لئے زندگیاں [illegible]

کی ہوئی ہیں) ساری دنیا میں پھیل کر اسلام کے خلاف دجل پھیلا رہی ہیں۔ اور ہمارے پاس نہ اتنے آدمی ہیں اور نہ اتنے وسائل اور جو ہمیں کام کرنا ہے وہ عظیم الشان ہے۔

قرآن کریم کی اشاعت

مثلاً قرآن کریم کی اشاعت ہے۔

یورپ میں اور افریقہ میں بھی قریباً سارے ملکوں میں (شاید مسلمان ملکوں کے علاوہ) ہر ملک میں ہر ہوٹل کے ہر کمرے میں بائیبل کا ایک نسخہ موجود ہے۔ اگر ہم ہر ہوٹل کے ہر کمرے میں قرآن مترجم کا ایک نسخہ رکھنا چاہیں تو اس کے لئے شاید اربوں روپے کی ضرورت ہو۔ یہ اور بات ہے کہ اگر ایک ہزار یا دس ہزار آدمی اس قسم کے کمرے میں ٹھہریں اور ان میں سے شاید ایک آدمی ایسا ہو جسے بائیبل میں دلچسپی ہو۔ لیکن جس آدمی کو دلچسپی ہے اور وہ پڑھنا چاہتا ہے اس کے لئے بائیبل اس کمرے میں موجود ہے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ اگر بیس ہزار میں سے ایک شخص ایسا ہو کہ جسے قرآن کریم کے علوم پڑھنے یا انہیں دیکھنے میں دلچسپی ہو اور کسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہو تو اس کے لئے قرآن کریم کے نسخے کا وہاں موجود نہ ہونا بڑے شرم کی بات ہے۔ لیکن ہمارے پاس وسائل نہیں اور ہمارے وسائل سے باہر کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ہم پر نہیں ڈالی۔ البتہ اُس نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ جتنا ہم نے تمہیں دیا ہے طاقت کے لحاظ سے، ہمت کے لحاظ سے، عزم کے لحاظ سے، جرأت کے لحاظ سے، مال کے لحاظ سے، وسائل کے لحاظ سے اتنی تم کوشش کرو۔ تم کوشش اور اس کوشش میں جو فرق رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ میں پورا کر دوں گا۔ اور اُس کوشش سے مراد وہ کوشش ہے جو کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اور اس کوشش سے مراد یہ ہے کہ جو تمہاری طاقت ہے اتنی کوشش کر کے دیکھو۔

حقیقی سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہے

انسان کی یہ بدقسمتی ہے کہ جو اصلی سہارا ہے، انسان اُسے بھول جاتا ہے اور جو حقیقی سہارا نہیں ہے اس کی طرف وہ متوجہ ہوتا اور اس پر توکل کرنے لگتا ہے چنانچہ اس آیہ کریمہ میں جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ہستی اور وجود ایسا نہیں جو تمام صفات حسنہ کا مالک رکھتا ہو اور ہر قسم کے عیب اور برائی اور کمزوری اور نقص سے پاک ہو۔ یہ ایک ذات ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

قرآن کریم کے محاورہ میں (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں بڑی وضاحت سے فرمایا ہے) اللہ سے مراد وہ وجود ہے جس کی صفات کا ذکر قرآن کریم نے بیان کیا ہے، وہ خالق ہے، وہ رب العلمین ہے۔ وہ رحمان ہے۔ وہ رحیم ہے۔ وہ مالک یوم الدین ہے۔ لَہُ الْمُلْکُ یعنی اس کے ہاتھ میں ہر قسم کی طاقت ہے۔ اصل بادشاہ وہی ہے۔ وہ عزیز ہے۔ یعنی ہر قسم کا غلبہ رکھنے والا ہے اور عزت کا سرچشمہ بھی وہی ہے۔ الحکم للہ حکم اسی کا جاری ہوتا ہے۔ احمق ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ خدا کے مقابلے میں میرا حکم جاری ہوگا۔

غرض فرمایا اللہ لا الٰہ الّا ھو تمام طاقتوں کا منبع اور تمام خوبیوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

لا الٰہ الا ھو دو چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ایسا وجود نہیں جس کا سہارا لے کر انسان (اگر وہ عقل رکھتے ہوں) مطمئن ہو جائیں۔ اور دوسرے یہ کہ جب ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں تو ہمیں اطمینان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بھروسہ ان لوگوں نے رکھا تھا جنہوں نے سرداران مکہ کے ہاتھوں ہر قسم کے ظلم سہے تھے۔ گرمیوں کے دنوں میں انہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا جاتا تھا۔ یا وہ گرم پتھروں پر رکھ دیئے جاتے تھے۔ کوڑے ان کو لگائے جاتے تھے۔ ان میں سے بعض کی ٹانگیں چیر دی گئیں۔ غرض اسلام کے مقابلے میں کفر سے جو کچھ بن آیا وہ اس نے کیا۔ لیکن مسلمانوں کا دل تھا کہ خدا کے بھروسے اور توکل سے بھرا ہوا اور خدا کے نور سے منور۔ اور خدا کا پیار تھا کہ جو دلوں کے اندر سمندر کی طرح موجزن تھا۔ اپنے پیدا کرنے والے رب سے اُن کا جو تعلق قائم ہو چکا تھا، اس میں ان کے لئے ایک سرور تھا۔ اور اس سرور کے مقابلے میں انہیں کوئی تکلیف، تکلیف معلوم نہیں ہوتی تھی۔ اس واسطے اس لذت اور سرور کی خاطر (جسے خدا کے پیار کے سرچشمہ سے وہ حاصل کرتے تھے) وہ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے۔ کیونکہ اس کے مقابلے میں تمام تکالیف ہیچ تھیں۔ اس تکلیف میں بھی اللہ تعالیٰ ایک لذت پیدا کر دیتا تھا۔ ایک حقیقی مومن کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو اس میں بھی اُسے لذت پہنچ رہی ہوتی ہے۔

حضرت بلالؓ کا توکل اور الٰہی انعام

اللہ تعالیٰ نے اپنے پر توکل کرنے والوں کے ساتھ جو سلوک کیا، اس کی ایک مثال حضرت بلالؓ کی ہے۔ یہ وہی بلالؓ تھے جو قوم کے دھتکارے ہوئے اور جسے دنیا ذلیل سمجھتی تھی (ابھی تک یہ عیسائی ملک ان کی قوم کے لوگوں کو امریکہ اور دوسرے ملکوں میں غلام بنا کے رکھتے رہے ہیں) وہ غلام تھے۔ کفار مکہ انہیں کوئی چیز ہی نہیں سمجھتے تھے۔ پھر جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کے دل پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی تجلیاں ڈالیں۔ اُن سے پیار کیا۔ اُن کے دل کو اپنے پیار سے بھر دیا۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار سے فرمایا دیکھو! اسلام پر ایمان لاکر اللہ تعالیٰ سے پیار کر کے اور میری صحبت میں رہ کر انسان کیا سے کیا بن جاتا ہے۔ یہ وہی بلالؓ ہے جسے تم ہر لحاظ سے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اب دیکھو یہ کتنا اونچا ہو گیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا یہ بلالؓ کا جھنڈا گاڑ دیا گیا ہے تم میں سے جو شخص اپنی عزت اور جان کی حفاظت چاہتا ہو اس کے لئے ایک یہی جگہ ہے وہ بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آجائے۔

اس واقعہ میں صرف حضرت بلالؓ کی عزت نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کو جو حضرت بلالؓ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے ان کو یہ سبق دیا گیا کہ اسلام پر ایمان لانے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کے نتیجے میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اس جیسا دھتکارا ہوا اور دنیا کی نگاہوں میں ذلیل انسان آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچتا ہے۔ پس حضرت بلالؓ کی عزت اور عظمت خدا کی نگاہ میں قائم ہوئی۔ کیونکہ خدا سے اُس نے بے انتہا پیار کیا اور خدا کے عشق میں اُس نے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں اور جو خدا کے بندے ہیں ان کی نگاہ میں بھی اس کی عظمت قائم ہوئی۔ فرمایا یہ اس کے نام کا جھنڈا ہے۔ اپنی جان بچانا چاہو تو اس کے نیچے آجاؤ۔ اپنی عزت بچانا چاہو تو اس کے نیچے آجاؤ۔

عزت کا حقیقی سرچشمہ

پس عزت کا سرچشمہ تو وہی اللہ ہے جو تمام قدرتوں کا مالک اور تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ جس کے اندر کمزوری کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ فرماتا ہے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ایسا وجود۔ ایسی ہستی اس عالمین میں، اس یونیورس میں صرف ایک ہے۔ اور وہ اللہ ہے۔ جب اللہ ایسی ہستی ہے تو پھر وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہوں اور اس کی ان صفات کی معرفت رکھتے ہوں۔ (جو قرآن کریم نے بیان کی ہیں) وہ تو پھر اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کریں گے۔ کسی اور پر توکل نہیں کریں گے۔ توکل دراصل پہلا انعام ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے نتیجہ میں انسان کو ملتا ہے۔ ویسے تفاصیل مختلف ہو جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات کے نقطۂ نگاہ سے پہلا انعام جو معرفت کے نتیجہ میں انسان کو ملتا ہے وہ مقام توکل ہے۔

اب مثلاً ہم احمدی ہیں۔ میں سوچتا ہوں آپ میں سے بھی اکثر سوچتی ہوں گی کہ اتنا بڑا کام کیسے ہوگا۔ جس وقت ایمان میں کمزوری پیدا ہوتی ہے تو پھر مثلاً آپ اپنی بچیوں کے لئے اور سہارے ڈھونڈنے لگ جاتی ہیں کہتی ہیں کہ ان کو تہذیب نو سکھا دی جائے۔ پھر ان کی عزت قائم ہو جائے گی۔ حالانکہ عزت دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ کوئی تہذیب وغیرہ کسی کو عزت نہیں دیا کرتی۔ آخر ایران کی تہذیب آج کی تہذیب سے کم نہیں تھی۔ اپنے وقت کے لحاظ سے رومی اور ایرانی دنیا کی دو زبردست تہذیب یافتہ اقوام تھیں اور وہ غیر کو کچھ بھی نہ سمجھتی تھیں۔

توکل علی اللہ کے معجزانہ نتائج

آدمی یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ توکل کے نتیجے کس طرح نکلتے ہیں۔

جب کسریٰ (ایران) نے مسلمانوں کی سرحدوں پر شرارتیں شروع کیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں جن لوگوں نے نفاق اور ارتداد کا فتنہ کھڑا کیا تھا ایران نے ان کو شہ دی اور اس طرح وہ ملوث ہوا اور پھر اس نے سرحدوں پر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ پہلے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نفاق کے فتنے کو فرو کیا گیا اور پھر اس کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید کو حکم دیا گیا کہ تم اپنی سرحدوں کو مضبوط کرو۔ اور ایرانیوں کو شکست دو۔ چنانچہ حضرت خالدؓ بن ولید نے قیصر روم کے مقابلے پر جانے سے پہلے جو آٹھ دس جنگیں ایران کی سرحدوں پر لڑی ہیں ان میں سے ہر جنگ میں ایک نئے جرنیل کے ماتحت چالیس اور اسّی ہزار کے درمیان فوج حضرت خالدؓ بن ولید کے مقابلہ پر آتی رہی ہے گویا ہر جنگ میں نئی فوج اور نیا جرنیل اور تعداد اُن کی چالیس اور اسّی ہزار کے درمیان اور حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس وہی فوج جس میں اٹھارہ ہزار مسلمان تھے۔ اور ہر لڑائی میں وہی لڑتے رہے۔ حالانکہ ان کے مقابلے پر ہر لڑائی میں ایک نئی اور تازہ دم فوج آتی تھی۔

حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حالات لکھے۔ کسریٰ کی طاقت بتائی۔ اس کے بڑے Resourses (ری سورسز) یعنی ذرائع بتائے اور بتایا کہ ان کے جرنیل جو ہیں (جنہیں آج کی زبان میں کور کمانڈر کہنا چاہیئے) ہر جرنیل کے ماتحت چالیس ہزار کی فوج ہوتی ہے۔ بہت سارے ایسے جرنیل تھے جو اپنے عہدے کے لحاظ سے اور عام دستور کے مطابق ایک لاکھ

درہم کی ٹوپی پہنتے تھے۔ ایسے جرنیل کی یہ یونیفارم ہوتی تھی یعنی اس پر اتنے ہیرے اور جواہرات لگے ہوتے تھے کہ اس ٹوپی کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی۔ اور ایسے ایک لاکھ کی ٹوپی پہننے والے جرنیل بھی بہت سے مقابلے پر آئے تھے

بہرحال خالد بن ولیدؓ نے حالات لکھے کہ بڑا امیر ملک ہے اس کے پاس بڑی فوجیں ہیں اور ہر دفعہ نئی فوج مقابلے پر آتی ہے اور [illegible] کہ مسلمان پہلی فوج کا ایک دن کی جنگ میں کچومر نکال دیتے تھے اور یہ صرف اٹھارہ ہزار، اور ساری جنگوں میں لڑتے رہے اٹھارہ ہزار میں سے کم ہوتے جاتے تھے کیونکہ کچھ شہید ہو جاتے تھے اور کچھ زخمی ہو جاتے تھے اس لئے اٹھارہ ہزار بھی نہیں رہے، ہر جنگ میں کم ہوتے گئے

حضرت ابوبکرؓ کا توکل علی اللہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اللہ تعالیٰ پر توکل اور حضرت خالدؓ بن ولید پر یہ حسن ظن کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والا ہے اور دنیا کے سہاروں کو نہیں دیکھتا جب ان کا خط پہنچا کہ مجھے کمک بھیجو تو اس وقت آپؓ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے اور کئی بڑے بڑے صحابہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپؓ نے ایک آدمی کو بلا کر فرمایا خالدؓ بن ولید کو امداد اور کمک کی ضرورت ہے تم ان کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ ایک آدمی کی کمک بھیج دی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا حضرت! یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ایک آدمی کی کمک کیا ہوگی۔ اس پر انہوں نے بڑا حسین جواب دیا۔ آپ نے فرمایا جس فوج میں اس جیسا آدمی ہو وہ شکست نہیں کھایا کرتی کس جیسا آدمی؟ سوال یہ ہے۔ مگر صحابہؓ کو یہ بات سمجھ آگئی۔ کیونکہ وہ سب ایک ہی پانی کی مچھلیاں تھیں۔ لیکن آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے۔ مجھے بتانا پڑے گا۔

انہوں نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ پر اتنا توکل رکھتا ہو وہ دنیا کی طاقت سے شکست نہیں کھایا کرتا اور پھر انہوں نے (یعنی اس ایک آدمی نے جسے کمک کے طور پر بھجوایا گیا تھا) ان لڑائیوں میں صدیق ابوبکرؓ کو ثابت کیا میں اس وقت اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔

غرض اللہ تعالیٰ پر توکل کا یہ عجیب حال ہے کہ اٹھارہ ہزار کی فوج لے کر ایران جیسی بڑی سلطنت سے جنگ لڑی۔ اور لڑتے چلے گئے۔ اور ہر دفعہ ساٹھ ستر ہزار تازہ دم فوج نئے جرنیل کی ماتحتی میں مقابلے پر آتی کبھی دوسرے دن کبھی چوتھے دن کبھی دسویں دن۔ آگے پیچھے یہ لڑائیاں ہوتی رہی ہیں۔ یہ اٹھارہ ہزار تھے اور کم ہوتے جا رہے تھے گو اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا تھا شہید کم ہوتے تھے اور زخمی بھی کم ہوتے تھے۔ اور جو زخمی ہوتے تھے وہ بھی بڑی جلدی Recover (ری کور) کر جاتے تھے۔ یہ اپنی جگہ درست ہے اور خدا کا بڑا فضل ہے۔ لیکن یہ سب کچھ توکل کا نتیجہ تھا۔ آخر وہ کونسی چیز تھی جس پر خالدؓ بن ولید کا بھروسہ تھا؟ یہ سوائے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کے اور کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر حضرت خالدؓ بن ولید کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی طاقتوں پر بھروسہ نہیں تھا تو پھر دنیا یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوگی کہ یہ دونوں پاگل تھے۔ کیونکہ دنیا کی عقل کے لحاظ سے کوئی شخص اس طرح اتنی بڑی طاقت کے ساتھ جنگ نہیں کر سکتا۔ ان ساری جنگوں کا مجموعہ اگر آٹھ جنگیں اور ہر جنگ میں اوسطاً ۷۰ ہزار آدمی سمجھے جائیں تو چھ لاکھ اسی ہزار کا مقابلہ دراصل ان اٹھارہ ہزار نے کیا ہے اور کامیاب مقابلہ کیا ہے اور کوئی پروا نہیں کی۔

حضرت خالدؓ کا توکل

ایک موقع پر حضرت خالدؓ بن ولید نے ۱۸ ہزار میں سے چار ہزار فوج ایک مصلحت کے ماتحت نکال لی۔ اور ساٹھ ہزار فوج کے مقابلے میں صرف دس بارہ ہزار فوج رہنے دی کسریٰ کی فوج کا جو جرنیل تھا وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا (پچھلی جنگوں کے شکست خوردہ کچھ افسر بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے تھے اور جنہوں نے کہا تھا کہ ان کے اندازے کے مطابق خالدؓ بن ولید کے ساتھ اٹھارہ ہزار فوج ہے) جو شکست کھاتے ہیں وہ مبالغہ کیا ہی کرتے ہیں ہمارے پاس جو افسر آتے ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ مسلمانوں کی تعداد اٹھارہ ہزار ہے لیکن میری نظر تو اپنے سامنے صرف دس بارہ ہزار مسلمان دیکھ رہی ہے۔ ان کی رپورٹ بھی صحیح تھی اور اس کی عقل نے بھی درست اندازہ لگایا تھا۔ اس اٹھارہ ہزار میں سے بھی چار ہزار کو نکال لیا کیوں نکالا؟ کیسے جرأت کی؟ یہ خدا تعالیٰ پر توکل کا نتیجہ تھا۔ ان کو یہ پتہ تھا کہ میرا ہر ساتھی اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والا ہے اور کسی دنیوی طاقت سے ڈرنے والا نہیں ہے۔ اور ان کی چال یہ تھی کہ کچھ شہید تو ہوں گے۔ کیونکہ ساٹھ ہزار کا وزن ہی فوج کو دھکیل کر رکھ دیتا ہے۔ پیچھے ہٹیں گے۔ اور لڑتے لڑتے خود کو پیچھے ہٹانا چاہتے تھے۔ اور جب پیچھے ہٹیں گے تو ان میں سے ایک بھی واپس نہیں دوڑے گا۔ کسی کی پیٹھ پر زخم نہیں آئے گا۔ چنانچہ جس وقت نصف میل کے قریب پیچھے ہٹ گئے تو پیچھے سے چار ہزار گھوڑ سوار فوج سے حملہ کروا دیا۔ اور کسریٰ کی فوج کے پرخچے اڑا دئے۔ یہ دو گھنٹے کی لڑائی میں جو خطرہ مول لیا دنیوی لحاظ سے تو بڑا خطرہ ہے۔ یہ کیوں مول لیا؟ اس لئے کہ حضرت خالدؓ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے تھے۔ وہ یہ حسن ظن رکھتے تھے کہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی میدان جنگ سے دوڑے گا نہیں۔

ہماری مساعی اور عظیم الشان نتائج

کیا میں بھی آپ میں سے ہر ایک پر یہ حسن ظن رکھوں کہ آج اسلام کی جنگ میں آپ پیٹھ نہیں دکھائیں گی اور دنیا کی لالچ اور دنیا کی زینت آپ کو خدا تعالیٰ سے دور نہیں لے جائے گی۔

اگر میں اس حسن ظن میں صداقت پر ہوں تو جو نتائج اس قوم کی حقیر کوششوں نے نکالے تھے آج کی دنیا بھی وہی نتائج اس حقیر قوم کی کوششوں کے دیکھے گی۔ انشاء اللہ

پس آپ کسی اور کی طرف نگاہ نہ کریں محض اللہ اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس پر توکل کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس پر ہم اسی کے فضل سے توکل کرتے رہیں گے۔ جب تک کہ وہ اپنے فضل اور رحمت اور اپنی قدرتوں کے نتیجہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر دل میں گاڑ نہیں دیتا اور ہر زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے نہیں گائے جاتے۔

اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سے جو کام لینا چاہتا ہے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ جیسا چاہتا ہے ہم ویسا بن جائیں اور وہ ہم پر جو فضل کرنا چاہتے ہم اس کی نگاہ میں ان فضلوں کے حقدار اور سزاوار ٹھہریں

آمین

سیرالیون سے ایک احمدی ڈاکٹر کا خط

اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر مریضوں کو شفا عطا کرتا ہے

مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب ایم بی بی ایس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں پہنچ کر "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کے تحت احمدیہ نصرت جہاں کلینک عسے روکوپور میں ۲۰ جنوری سے خدمتِ خلق کا کام شروع کر دیا تھا۔ ان کا کام محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ ان کے میڈیکل کلینک کا باقاعدہ رسمی افتتاح مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو عمل میں آیا تھا۔ ان کا ایک خط درج ذیل ہے۔ امید ہے کہ قارئین کرام کیلئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگا:۔

"اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر مریضوں کو شفا عطا فرما رہا ہے۔ میں نے ایک مریضہ کیلئے حضور کو دو بار دعا کے لئے لکھا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں خود بھی مایوس ہو گیا تھا کیونکہ ایسے مریض عموماً پانچ فیصدی ہی ٹھیک ہوتے ہیں۔ مریضہ کے لواحقین مجھے بار بار پوچھتے کہ آیا ٹھیک ہونے کی امید ہے یا نہیں۔ میں نے صاف صاف تمام حقیقت سے انہیں آگاہ کیا اور انہیں ایک دوائی لکھ کر دی کہ بازار سے خرید کر انہیں استعمال کرائیں۔ اس کے گھر والے حالت دیکھ کر دوائی خریدنے کو تیار نہ تھے مگر مریضہ کے اصرار پر وہ لے آئے اور استعمال کراتے رہے۔ اچانک چند روز قبل وہ میرے پاس آئی اور میں پہچان بھی نہ سکا۔ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔ الحمد للہ۔

اس نے اتنے مریضوں کے سامنے مجھے اس قدر اپنی زبان میں دعائیں دیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص احسان پر میری آنکھوں سے آنسو (شکرانے کے) نکل آئے۔ اللہ تعالیٰ کس قدر مہربان ہے خود ہی رہنمائی فرمایا کرتا ہے اور خود ہی برکت ڈالتا ہے"

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مغربی افریقہ میں جانے والے ہمارے تمام ڈاکٹروں کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے ہر شر سے بچائے اور اس میدان میں انہیں نمایاں ترقی عطا فرمائے تا وہاں جلد اسلام کا بول بالا ہو۔

درویش فنڈ — وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلص بھائیوں نے درویش فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں ان میں سے اکثر کے وعدے خدا کے فضل سے وصول ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔ جن مخلصین کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں ان کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ سے یاددہانی کرائی جا چکی ہے۔ اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ حسب وعدہ اپنے وعدوں کے مطابق رقوم بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مغربی افریقہ کی احمدی مستورات میں قربانی کا بے انتہا شوق اور جذبہ پایا جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

(فرمودہ [illegible] ۱۹۷۲ء)

مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور بعض دیگر اداروں کی طرف سے سپاسنامہ کے جواب میں حضور انور نے جو ایمان افروز خطاب فرمایا اس کا ایک حصہ احباب کے استفادہ کے لئے درج ذیل ہے :- (ایڈیٹر بدر)

میرا دورہ جو آج ختم ہوا ہے اس میں ایک تو منصورہ بیگم میرے ساتھ تھیں اگر یہ میرے ساتھ نہ ہوتیں تو میں بغیر کسی مبالغہ کے کہہ سکتا ہوں کہ میرا کام ادھورا رہ جاتا۔ میں تو عورت سے مصافحہ نہیں کرتا اور ابھی ان کی تربیت اتنی نہیں ہوئی کہ ساری کی ساری کو یہ پتہ ہو کہ مرد ان سے مصافحہ نہیں کرتا۔ کچھ تربیت کی کمی کی وجہ سے کر بیٹھتی ہیں۔ اخلاص کی کمی کی وجہ سے نہیں۔ اور کچھ نہیں بھی کرتیں۔ اگر میں اکیلا ہوتا تو ہماری افریقہ کی بہنوں کی پیاس نہ بجھتی۔ میری نہ ہوتی۔ ان کی سیری کا اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا کہ منصورہ بیگم کو یہ توفیق دی کہ گھنٹوں ان میں بیٹھ کر ہزاروں سے ایک وقت میں مصافحہ کیا۔ بچوں سے پیار کیا۔ نصیحتیں کیں۔ یہ تو ہمارے اس حصہ کا ذکر ہے۔

افریقہ کی احمدی مستورات میں جذبۂ قربانی

وہاں کی جو احمدی عورت ہے وہ اپنے مردوں سے کم نہیں بلکہ بعض پہلوؤں سے تو شاید مردوں سے آگے نکل گئی ہو۔ مالی قربانی میں وہاں مجموعی طور پر شاید عورت آگے ہو۔ ویسے انفرادی طور پر تو کوئی آگے ہے اور کوئی پیچھے۔ مثلاً میرے علم میں وہاں کوئی ایسا مرد نہیں ہے جس اکیلے نے پچیس تیس ہزار پونڈ احمدیت کے لئے ایک وقت میں دے دیئے ہوں۔ لیکن میرے علم میں ایسی افریقن (دنیا نے جس کو نفرت اور حقارت سے دیکھا) احمدی عورت ہے جس نے ایک وقت میں پچیس تیس ہزار پاؤنڈ یعنی چھ لاکھ روپیہ جماعت کیلئے دیدیا۔ انہی کو میں نے کہا تھا کہ ہمارا ارادہ افریقہ میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن لگانے کا ہے اور میرا اندازہ ہے کہ اس پر ایک لاکھ پاؤنڈ خرچ آئے گا (اس وقت تو اندازہ ہی تھا۔ بعد میں جب معلومات حاصل کی ہیں تو قریباً یہی درست نکلا ہے۔ کچھ دو چار ہزار پاؤنڈ کم ہے لیکن ایک لاکھ پاؤنڈ کے قریب خرچ آ جائے گا) میں نے انہیں کہا کہ میں اس کی جماعت میں اپیل نہیں کروں گا۔ میں عورتوں میں اپیل کروں گا۔ یعنی نائیجیریا کی عورتوں میں۔ اور اب جس کام کے لئے تیار رہیں اور پیسے اکٹھے کریں تاکہ ہم براڈ کاسٹنگ سٹیشن لگانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس نے بڑی بشاشت سے کہا کہ ہاں جو ہم سے ہو سکا ہم کریں گی۔ ہم اس تحریک اور منصوبہ میں پوری قربانی دیں گی اور اسے کامیاب کریں گی۔

احمدی مستورات میں مسابقت کی روح

ان میں اس قدر شوق اور جذبہ ہے (جتنی تربیت ہم دے سکے ہیں اتنی تربیت انہوں نے حاصل کی ہے) لیکن جو جذبہ ان میں تربیت حاصل کرنے کا ہے اس میں شاید آپ بھی ان کا مقابلہ نہ کر سکتی ہوں۔ اور اسی وجہ سے میں نے اس خطرے کا اظہار کیا کہ آپ کو موقعے بھی ہیں۔ آپ کو تربیت بھی ملتی رہتی ہے۔ اور ہر طرف سے آپ کے کانوں میں نیکی کی باتیں پڑتی ہیں اور جذبہ بھی ہے۔ یہ تو درست ہے انہیں تربیت کا موقع نہیں ملا لیکن جہاں تک جذبے کا سوال ہے وہ آپ سے پیچھے نہیں آپ کے برابر نہیں بلکہ آپ سے آگے ہیں۔ جوں جوں اور جب بھی ان کو تربیت کا موقع ملا وہ آپ سے آگے نکل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ تو کسی سے رشتہ داری نہیں رکھتا جو آگے نکلیں گی وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ پیار کو حاصل کریں گی۔ آئیں گی بعد میں اور لے جائیں گی زیادہ! یہ تو شرم کی بات، ان کو آگے نہیں نکلنے دینا چاہیئے۔ میرے لئے آپ اور وہ سارے برابر ہیں میری روحانی بچیاں ہیں وہ بھی، اور آپ بھی۔ اور میرا دل یہ نہیں کرتا کہ کوئی کسی سے پیچھے رہ جائے لیکن جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے وہ مقام ایسا نہیں کہ جو پیچھے رہ جائے اس بچی سے میں زیادہ پیار کروں اور جو خدا کی راہ میں آگے نکل جائے اس بچی سے میں تھوڑا پیار کروں جو بچی، بچہ اس معنی میں اچھا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ پیار کرنے والی اور زیادہ پیار کرنے والا اور زیادہ اس کی راہ میں قربانی دینے والی اور اس کی راہ میں زیادہ قربانی دینے والا وہ بہرحال میری توجہ کو اور میرے دل کو اپنی طرف کھینچے گا مجھ سے زیادہ دعائیں لے گا۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے زیادہ رحمت اور زیادہ برکت اور زیادہ مغفرت اور زیادہ رضا کے لئے دعائیں کروں گا۔ میں اپنے علم کے مطابق ہی خدا سے کہوں گا کہ اے میرے رب! مجھے پتہ نہیں کہ ان کے دل میں کیا ہے لیکن جو میری آنکھ دیکھتی ہے کہ جو دوسروں سے آگے نکل گئے اور دوسروں سے آگے نکل گئی ہیں اگر میرا علم کامل یہی کہتا ہے جو میرا علم ناقص مجھے کہہ رہا ہے تو اپنے علم کامل کے نتیجہ میں تو ان کے مطابق ان سے معاملہ کر۔

بہرحال میری دعائیں ان کے ساتھ ہوں گی یہ تو ایک ضمنی چیز تھی۔ اصل چیز میں یہ بتا رہا تھا کہ بحیثیت جماعت یہی ایک جماعت دنیا میں ہے کہ جس میں نہ مرد عورت سے پیچھے ہے نہ عورت مرد سے پیچھے ہے۔

جماعت احمدیہ کی نمایاں خصوصیت

اس پاک جماعت احمدیہ کی یہ عجیب خصوصیت ہے جو کہیں اور نظر نہیں آتی۔ اپنے ملک میں تو کیا غیر ملک جو بڑے ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں ان میں بھی یہ بات نظر نہیں آتی کہ عورتیں مردوں کے برابر چل رہی ہوں۔ یہ ٹھیک ہے جس وقت ڈانس کے لئے جانا ہوتا ہے وہ مرد کے پہلو بہ پہلو ہوتی ہیں۔ جس وقت شراب خانے جانا ہوتا ہے وہ مرد کے پہلو بہ پہلو ہوتی ہیں۔ جس وقت کسی اور تفریح کے لئے وہ جا رہے ہوتے ہیں وہ مرد کے پہلو بہ پہلو ہوتی ہیں۔ ہمارے بعض علاقوں کے رواج کے مطابق مرد سے دس قدم پیچھے نہیں چل رہی ہوتیں لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے کا سوال ہے تو کوئی بھی نہیں دے رہا۔ الا ماشاء اللہ جو مسلمان ہو رہے ہیں۔ جہاں تک ملک کے لئے یا اس سے بھی پہلے مجھے یہ کہنا چاہیئے انسانیت کے لئے قربانی دینے کا سوال ہے مرد آگے ہیں اور عورت پیچھے ہے۔ یہ نظارہ ہمیں وہاں نظر آتا ہے دنیا میں انسانیت کی تاریخ میں صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ابدی زندگی اور ابدی حیات کے دور میں ہمیں دو دفعہ یہ نظر آیا۔ ایک نشأۃ اولیٰ کے موقع پر اور اب دوسری مرتبہ نشأۃ ثانیہ کے موقع پر کہ نہ مرد عورت سے پیچھے نہ عورت مرد سے پیچھے۔ دونوں بظاہر ایک جیسے مستحق۔ دلوں کا حال اللہ جانے۔ بظاہر دونوں ایک جیسے مستحق اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا اور اس کی رحمت پانے والے۔

رضا الٰہی کے حصول کیلئے احمدی مردوں کا بے مثال جذبہ

یہ بڑا ہی حسین نظارہ ہے کہ ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے پیار لینے کا اور اس کی رضا کے حصول کا جہاں تک تعلق ہے مرد و زن میں کوئی فرق نہیں۔ ایک مثال میں نے آپ کو دی ہے اگلی نسل کا جہاں تک سوال ہے امریکہ بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یورپ بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ روس اور چین بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چین کو بھی کلچرل ریوولیوشن کے ذریعہ یہ ثابت کرنا پڑا کہ چین کی ماں تربیت میں ناکام ہو گئی ہے۔ کلچرل ریوولیوشن اس بات کا ثبوت ہے کہ عورت اپنے مشن میں ناکام ہوئی۔ ہمیں کسی کلچرل ریوولیوشن کی ضرورت نہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے (اللہ تعالیٰ توفیق بھی دے اور رحم بھی کرے۔ استثنا تو ہوتے ہی ہیں) یہ توفیق دی ہے کہ ہم اپنی اگلی نسلوں کو سنواریں۔

تربیت کی اہم ذمہ داری

ہر وقت ایک جدوجہد جاری ہے کام بڑا مشکل ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کئی پیدائش ہے۔ ابھی جماعت چھوٹی ہے اس میں نئے نئے لوگ باہر سے آ کر داخل ہو رہے ہیں جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں عذاب کے رنگ میں آسمان سے بھی بارش نازل ہوئی اور زمین سے بھی پھوٹی۔ اب رحمت کے طور پر اللہ تعالیٰ ہماری تعداد میں وسعت پیدا کر رہا ہے۔ نیچے سے بھی اور چاروں طرف سے بھی پانی ہمارے اندر آ کر مل رہا ہے۔ پیدائش بھی اور باہر سے بھی لوگ آ کر مل رہے ہیں اس لئے ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے ہمارا کام اور مشکل ہو گیا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ "ہم کس کس کو سنبھالیں" ہم نے ہر ایک کو سنبھالنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھ بھی دی ہے اور ہمارے اندر جذبہ بھی پیدا کیا ہے پس میں اور آپ اس بات پر بھی خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم بھی اس گروہ میں جا شامل ہوئے جس پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی بارش اس کثرت سے ہوئی کہ دنیا نے وہ نظارہ کہیں اور نہیں دیکھا۔ ہم اس گروہ میں شامل ہو گئے جس میں مرد اور عورت ہر دو اللہ تعالیٰ کے پیار کو ایک جیسا حاصل کرنے والے ہیں۔

دُعا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آئندہ بھی ہمیں اور ہماری نسلوں کو بڑے لمبے عرصہ تک یہ توفیق دیتا چلا جائے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور تربیت کے نتیجہ میں ایک اعجوبہ جو ظاہر ہوا یہ ایک بے مثال چیز جو ظاہر ہوئی کہ ایک ایسی قوم تیار ہو گئی کہ جس کے مرد اور جس کی عورتیں اللہ تعالیٰ سے ایک جیسا پیار حاصل کرنے والے ہیں۔ یہ پیار مرد و زن حاصل کرتے چلے جائیں۔ خدا کرے کہ ہم بھی اور قیامت تک آنے والی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والی ہوں

آمین

برادرانِ اسلام! چودھویں صدی ہجری کے ۹۱ سال گزر گئے!

آپ کب تک مسیح موعود و مہدی مسعود کا انتظار کرتے رہیں گے؟

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

برادرانِ اسلام! یہ چودھویں صدی ہجری ہے۔ جس کے ۹۱ سال الحمد للہ گزر چکے ہیں۔ اور اب ہم یکم محرم سے اس کے ۹۲ویں سال میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نئی سال کو عالم اسلام اور ہم سب کے لئے مبارک کرے اور برکات و ترقیات کا موجب بنائے۔ آمین۔

مگر یہ نیا ہجری سال ہمیں ایک اہم دینی امر کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے "اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا" (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ نیز اصول کافی صفحہ ۲۹۴ خاتمۃ الطبع) کہ اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا کرے گا جو آ کر دینِ اسلام کی اصلاح و تجدید کرے گا۔ چنانچہ اس حدیث کے مطابق اس امت میں ہر صدی کے شروع میں مجددین آتے رہے ہیں اور خدماتِ دینیہ انجام دیتے رہے ہیں۔ مگر چودھویں صدی ہجری میں چونکہ احادیث کی بیان کردہ پیشگوئیوں اور علامات کی روشنی میں امام مہدی علیہ السلام نے ظاہر ہونا تھا اسی لئے چودھویں صدی کا مجدد ان کو ہی قرار دیا گیا چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال تیرھویں صدی کے آخر میں اپنی کتاب "حجج الکرامہ" صفحہ ۱۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"و بر سرِ مائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آں را باقی است اگر ظہورِ مہدی علیہ السلام و نزولِ عیسیٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند"

کہ چودھویں صدی کے سر پر، جس کو ابھی پورے دس سال باقی رہتے ہیں اگر مہدی اور مسیح موعود ظاہر ہو گئے تو وہ ہی چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے۔ نیز فرمایا:-

"و بہ ہر تقدیر ظہور مہدی بر سر صد آیندہ احتمال قوی دارد۔"

(حجج الکرامہ صفحہ ۵۲)

کہ ہر اندازے کے مطابق مہدی کے چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہونے کا قوی احتمال ہے

اسی طرح چودھویں صدی کے شروع میں نواب نور الحسن خان ابن نواب مولوی صدیق حسن مرحوم اپنی کتاب "اقتراب الساعۃ" صفحہ ۲۲۱ پر رقمطراز ہیں کہ:-

"اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے۔ اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ مہینے گزر چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل اور رحم و کرم فرمائے چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاویں"

محترم بھائیو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور بزرگانِ سلف کے اندازوں کے مطابق اسلامی دنیا اس امر کی منتظر تھی کہ اسلام کے احیاء اور نشأۃِ ثانیہ کے لئے چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا اور وہی اس صدی کے مجدد بھی ہوں گے

اس صدی کا مجدد آیا اور نہ ہی کوئی مہدی و مسیح ظاہر ہوا۔ نہیں! ہرگز نہیں!! آیئے میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق اس چودھویں صدی کا مجدد، امام مہدی اور مسیح موعود عین وقت پر ظاہر ہو چکا ہے۔ آپ کا اسمِ گرامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہے۔ آپ نے ۱۳۰۷ھ ہجری ۱۸۹۰ء عیسوی میں دعویٰ فرمایا کہ آپ ہی اس صدی کے مجدد، مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

(ک) "مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی

> **قوم کے لوگو اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب**
> **وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار**
> **میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر**
> **میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار**
>
> (المسیح الموعود)

طرف سے مسیح موعود اور مہدی موعود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔" (اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳)

(ب) "اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے! جس کی پیروی عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں۔ اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے" (ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴)

(ج) "مجھے خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اسی کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں

مگر اس چودھویں صدی میں سے بھی اب ۹۱ سال گزر چکے ہیں ۱۳۹۲ھ ہجری شروع ہو چکا ہے لیکن ہائے افسوس! کہ عام مسلمانوں کے عقیدہ کے رُو سے اب تک نہ تو اس صدی کا مجدد ظاہر ہوا اور نہ ہی کوئی مہدی اور مسیح آیا۔ حالانکہ وقت اور علامات اور ضرورتِ زمانہ ان کے ظہور کی متقاضی تھیں۔ اور اس انتظار میں ہمارے یہ بھائی آغازِ صدی سے صدی کے آخر تک بھی پہنچ گئے۔ مگر ان کی یہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے میں نہیں آتیں۔ جس کے نتیجہ میں اب عالمِ اسلام میں مایوسی اور ناامیدی کی فضا پھیلتی جا رہی ہے اور بعض ناسمجھ اس مایوسی کی انتہا میں کہیں احادیث کی تکذیب کرتے ہیں اور کہیں امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور کے ہی منکر ہو رہے ہیں اور وہ یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے رہے ہیں کہ یہ ایک عجمی عقیدہ تھا۔

مگر بھائیو! اس صدی کا ہر آنے والا دن ہم کو پیچھے کی طرف توجہ دلا رہا ہے کہ کہیں وہ مجدد اور مہدی ظاہر تو نہیں ہو چکا۔ ورنہ کیا نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اور پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں کہ نہ

اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جب تک اپنے تمام کام کو پورا نہ کرے جس کا اس نے ارادہ کیا ہے۔ اس نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر تکمیلِ نور کے لئے مامور کیا اور اس نے میری تصدیق کے لئے رمضان میں خسوف کسوف کیا۔ اور زمین پر بہت سے کھلے کھلے نشان دکھلائے۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳)

(د) اور درد بھرے لہجہ میں اپنی قوم کو خصوصیت سے مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"افسوس کہ چودھویں صدی میں سے بھی بائیس برس گزر گئے (اب تو ۹۱ برس گزر چکے ہیں۔ ناقل) اور ہمارے دعوے کا زمانہ اس قدر لمبا ہو گیا کہ جو لوگ میرے دعویٰ کے ابتدائی زمانہ میں ابھی پیٹ میں تھے ان کی اولاد بھی جوان ہو گئی۔ مگر آپ لوگوں کو ابھی سمجھ نہ آیا کہ میں صادق ہوں۔ بار بار یہی کہتے ہیں کہ ہم تم کو اس وجہ سے نہیں مانتے کہ ہماری حدیثوں میں لکھا ہے کہ تیس ۳۰ دجال آئیں گے۔

اے بدقسمت قوم! کیا تمہارے حصہ میں دجال ہی رہ گئے۔ تم ہر طرف سے اس طرح تباہ کئے گئے جس طرح ایک کھیتی کو رات کے وقت کسی اجنبی کے مویشی تباہ کر دیتے ہیں۔ تمہاری اندرونی حالتیں بہت خراب ہو گئیں اور بیرونی حملے بھی اپنی انتہا کو پہنچ گئے۔ صدی کے سر پر جو مجدد آیا کرتے تھے وہ بات شاید نعوذ باللہ خدا کو بھول گئی کہ اب کی دفعہ اگر صدی کے سر پر بھی آیا تو بقول تمہارے ایک دجال آیا۔ تم خاک میں مل گئے مگر خدا نے تمہاری خبر نہ لی۔ تم بدعات میں ڈوب گئے مگر خدا نے تمہاری دستگیری نہ کی۔ تم میں سے روحانیت جاتی رہی۔ صدق و صفا کی بُو نہ رہی سچ کہو کہ اب تم میں روحانیت کیا ہے؟ خدا کے تعلقات کے نشان کہاں؟ دین تمہارے نزدیک کیا ہے؟ صرف زبان کی چالاکی اور شرارت آمیز جھگڑے اور تعصب اور جوش اور اندھوں کی طرح حملے۔ خدا کی طرف سے ایک ستارہ نکلا مگر تم نے اس کو شناخت نہ کیا اور تم نے [illegible] کو اختیار کیا اور

۱۲۱ سال پہلے کا شائع شدہ

حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا مستند قصیدہ

حضرت نعمت اللہ ولی کا مستند قصیدہ جو آج سے ۱۲۳ سال پہلے ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ ہجری کا نبوی کر رسالہ اربعین فی احوال المہدیین کے ساتھ شامل ہو کر طبع ہوا۔ رسالہ مذکور کی اصل پرانی کاپی سے نقل کر کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جو چاہے اس رسالہ کی پرانی کاپی ہمارے ہاں سے بلاحظہ کر سکتا ہے۔ ۱۰ دیر قیر کے بارہ میں ہمارا نقطۂ نظر دوسری جگہ بلاحظہ فرمائیں۔ — ایڈیٹر

قدرت کردگار مے بینم　　حالت روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمے گویم　　بلکہ از کردگار مے بینم
در خراسان و مصر و شام و عراق　　فتنہ و کارزار مے بینم
ہمہ را حال مے شود دیگر　　گر یکے در ہزار مے بینم
قصۂ بس غریب مے شنوم　　غصۂ در دیار مے بینم
غارت و قتل لشکر بسیار　　از یمین و یسار مے بینم
بس فرو مایگان بے حاصل　　عالم و خواندکار مے بینم
مذہب دین ضعیف مے یابم　　مبذع افتخار مے بینم
دوستان عزیز ہر قومے　　گشتہ غمخوار خوار مے بینم
منصب و عزل و تنگی عمال　　ہر یکے را دوبار مے بینم
ترک و تاجیک را بہم دیگر　　خصمی و گیر دار مے بینم
مکر و تزویر و حیلہ در ہر جا　　از صغار و کبار مے بینم
بقعۂ خیر سخت گشت خراب　　جائے جمع شرار مے بینم
از یکے امن گر بود امروز　　در حد کوہسار مے بینم
گرچہ مے بینم ایں ہمہ غم نیست　　شادی غمگسار مے بینم
بعد امسال و چند سال دگر　　عالمے چوں نگار مے بینم
بادشاہ تمام دانائے　　سرور باوقار مے بینم
حکم امثال صورتے دگر است　　نہ چو پیدار دار مے بینم
غین و رے سال چوں گذشت از سال　　بوالعجب کاروبار مے بینم
گرد آئینۂ ضمیر جہاں　　گرد و زنگ و غبار مے بینم
ظلمت ظلم ظالمان دیار　　بے حد و بے شمار مے بینم
جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد　　درمیان و کنار مے بینم
بندہ را خواجہ وش ہمے یابم　　خواجہ را بندہ وار مے بینم
ہر کہ ادبار یار بود امسال　　خاطرش زیر بار مے بینم
سکۂ نو زنند بر رخ زر　　درہمش کم عیار مے بینم
ہر یک از حاکمان ہفت اقلیم　　دیگرے را دو چار مے بینم
ماہ را روسیاہ مے نگرم　　مہر را دل فگار مے بینم
تاجر از دور دست بے ہمراہ　　ماندہ در رہگذار مے بینم

حال ہند و خراب مے یابم　　جور ترک تتار مے بینم
بعض اشجار بوستان جہاں　　بے بہار و ثمار مے بینم
ہمدلی و قناعت و کنجے　　حالیا اختیار مے بینم
غم مخور زانکہ من دریں تشویش　　خرمی وصل یار مے بینم
چوں زمستان بے چمن بگذشت　　شمس خوش بہار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام　　پسرش یادگار مے بینم
بندگان جناب حضرت او　　سربسر تاجدار مے بینم
بادشاہ تمام ہفت اقلیم　　شاہ عالی تبار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر　　علم و حلمش شعار مے بینم
ید بیضا کہ باد تابندہ　　باز با ذوالفقار مے بینم
گلشن شرع را ہمے بویم　　گل دیں را ببار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من　　دور آں شہسوار مے بینم
عاصیاں از امام معصومم　　خجل و شرمسار مے بینم
غازی دوستدار دشمن کش　　ہمدم و یار غار مے بینم
زینت شرع و رونق اسلام　　محکم و استوار مے بینم
گنج کسرےٰ و نقد اسکندر　　ہمہ بر روئے کار مے بینم
بعد ازاں خود امام خواہد بود　　پس جہاں را مدار مے بینم
اح م د دال مے خوانم　　نام آں نامدار مے بینم
دین و دنیا ازو شود معمور　　خلق زو بختیار مے بینم
مہدیٔ وقت و عیسیٔ دوراں　　ہر دو را شہسوار مے بینم
ایں جہاں را چو مصر مے نگرم　　عدل او را حصار مے بینم
ہفت باشد وزیر سلطانم　　ہمہ را کامگار مے بینم
بر کف دست ساقیٔ وحدت　　بادۂ خوشگوار مے بینم
تیغ آہن دلاں زنگ زدہ　　کند و بے اعتبار مے بینم
گرگ با میش شیر با آہو　　در چرا با قرار مے بینم
ترک عیار مست مے نگرم　　خصم او در خمار مے بینم

نعمت اللہ نشستہ بر کنجے
از ہمہ برکنار مے بینم

یومِ مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات میں جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے کامیاب جلسے

جماعت احمدیہ یادگیر

مرکز کی ہدایت کے مطابق جماعتِ احمدیہ یادگیر میں جلسہ یومِ مسیح موعود علیہ السلام ۲۴ مارچ بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ مکرمی و محترمی جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت نے صدارت فرمائی۔ مکرم عبدالرؤف صاحب موذن کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ولی احمد خاں صاحب کی نظم کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم نذیر احمد صاحب بودڑی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح کے موضوع پر کی۔ آپ نے حضور کی اپنی لکھی ہوئی سوانح عمری پڑھ کر سنائی۔ آپ کے بعد مکرم حکیم عبدالعلی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ آپ نے کسوف و خسوف کے نشانات آسمانی اور دیگر دلائل کے ذریعہ سے احسن رنگ میں یہ ثابت کیا کہ حضور اپنے دعوائے مسیحیت و مہدویت میں سچے تھے۔ تیسری تقریر خاکسار نے "عشق رسول" کے موضوع پر کی اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی مختلف تحریروں سے اور اردو عربی اور فارسی نظم سے ثابت کیا کہ آپ کو حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے بے حد عشق تھا اور بے مثال محبت تھی۔ اور یہ الزام درست نہیں ہے کہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتے تھے یا آپؐ کے خلاف کچھ تحریر کیا ہے۔

جلسہ کی آخری تقریر مکرم رحمت اللہ صاحب غوری کی "نصرتِ الٰہی" پر تھی۔ آپ نے حضورؑ کی کامیابی اور دشمنانِ احمدیت کی ناکامی کو مبسوط طور پر بیان کیا۔ آخر میں صاحب صدر نے اپنی تقریر میں جماعت کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور بعد دعا یہ جلسہ ½ ۹ بجے شب بخیر و خوبی ختم ہوا۔

احباب کثیر تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی اس بابرکت جلسہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالےٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

خاکسار عبدالحلیم مبلغ یادگیر

جماعت احمدیہ سکندرآباد

جماعت احمدیہ سکندرآباد نے زیر صدارت مکرم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب ۲۴ مارچ ۱۹۷۲ء کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا۔ ساڑھے سات بجے شام جلسہ کا آغاز ہوا سب سے پہلے محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ بعد ازاں محترم مسیح الدین الٰہ دین صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ درثمین میں سے ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور جماعت کے سامنے دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکندرآباد نے ایک پُرجوش تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا کام صرف جلسے کرنا ہی نہیں بلکہ اس کی حقیقی روح کو اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے سورۂ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو دل نشین انداز میں بیان کیا۔ منصور احمد صاحب نے درثمین کی ایک نظم پڑھی۔ بعدہٗ سیرۃ طیبہ کے امتحان میں پاس ہونے والوں کو مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے اسناد تقسیم کئے جو پہلے ہی مرکز سے ہمارے ہاں آ چکے تھے اسناد کی تقسیم کے بعد مکرم مولوی صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے سورۂ تکویر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بالوضاحت بیان کیا اور اس کے علاوہ دوسری پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھتی ہیں بیان کیں۔ آپ کی تقریر قریباً ۴۵ منٹ تک رہی۔ اس کے بعد خاکسار نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور محترم صدر صاحب کی درخواست پر مکرم مولوی صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ مردوں کے علاوہ کثرت سے عورتیں اور بچے بھی شریکِ جلسہ رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں احمدی بننے اور خدمتِ دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار بشیر الدین الٰہ دین سیکرٹری تبلیغ

جماعت احمدیہ شیموگہ

۲۲ امان (مارچ) بروز بدھ احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیرِ صدارت بعد نماز عشا نو بجے جلسے کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمود احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم مظہر الحق صاحب نے درثمین سے نظم پڑھی۔

پہلی تقریر مکرم خضر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر کی۔ بعدہٗ ناصرات الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا اور ایک بچی مسرت جہاں نے آنحضرت صلعم کی صداقت پر پانچ منٹ زبانی تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے کے عنوان سے کی۔ آپ نے بر عایتِ وقت حضرت مسیح موعودؑ کے تین عظیم الشان کارنامے "زندہ خدا" "زندہ رسول" "زندہ کتاب" پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم مشتاق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر مضمون پڑھا۔ آپ کے بعد مکرم سید خلیل احمد صاحب نے اخبار بدر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔

آخری تقریر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر کی۔ خاکسار نے حضرت اقدسؑ کی دعوے سے قبل کی پاکیزہ زندگی، مخالفین کا انجام اور حضور کے اپنے دعوے پر حضور کے حلفیہ بیانات کو پیش کیا۔ آخر پر صدر محترم نے جماعت کو نصائح کیں اور بعد دعا گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ یہ جلسہ خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام منایا گیا۔ خدام نے حاضرین کی مٹھائی اور چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار فیض احمد مبلغ۔ شیموگہ

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ شیموگہ کو بھی جلسہ مسیح موعود علیہ السلام منانے کی توفیق ملی۔ ۲۲ مارچ کو جماعت کا جلسہ تھا اس لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۲۳ مارچ بروز جمعرات مکرم سید مدار صاحب کے گھر رکھا گیا۔ جلسہ کی کارروائی چار بجے شام تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جو خاکسار نے ترجمہ کے ساتھ کی۔ بعدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے درثمین سے نظم پڑھی۔

محترمہ [illegible] النساء صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ محترمہ [illegible] نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں نظم [illegible] حضورؑ کی سیرتِ طیبہ پر روشنی ڈالی۔ عزیزہ امۃ المجید نے آپؑ کے کئی مشہور واقعات بیان کئے۔ محترمہ راحت بیگم صاحبہ نے درثمین سے نظم پڑھی۔ خاکسار نے سیرتِ طیبہ سے حضور کے ایمان افروز واقعات بیان کی۔ بعدہٗ محترمہ حشمت النساء صاحبہ نے آپؑ کے ملفوظات سنائے۔ محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ نے کلامِ محمود سے نظم سنائی۔ محترمہ خیرالنساء صاحبہ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بعثت اور عالمِ اسلام پر روشنی ڈالی۔ محترمہ بیگم بی صاحبہ نے آپؑ کی یاد میں نظم پڑھی۔ دعا کے بعد یہ مبارک اجلاس بخیر و خوبی برخاست ہوا اللہ تعالےٰ ہم سب کو احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ شیموگہ

باڑی پورہ۔ کشمیر

۲۲ امان ۱۳۵۱ ہش بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ باڑی پورہ میں مجلس خدام الاحمدیہ باڑی پورہ کے زیرِ انتظام محترم میر عبدالمجید صاحب ایم اے بی ایڈ کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز محترم میر عبدالرحمٰن صاحب قائد مجلس کی تلاوت اور عزیزم مظفر احمد نائک کی نظم سے ہوا۔ محترم صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کی۔

پہلی تقریر "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول" کے عنوان پر محترم میر عبدالرحمٰن صاحب قائد مجلس نے کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ رسولؐ کے چند واقعات حضور کے اشعار کی روشنی میں بیان فرمائے۔ ازاں بعد عزیزم میر عبدالرشید نے دس شرائطِ بیعت پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود کے اخلاقِ فاضلہ میں سے "شفقت علیٰ خلق اللہ" کے پہلو پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے مسیح موعودؑ کے اپنے دوستوں، دشمنوں، مہمانوں وغیرہ سے حسنِ سلوک کے چند واقعات سنائے۔ عزیزم میر شمس الدین صاحب کی نظم کے بعد محترم حکیم میر غلام محمد صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ موجودہ زمانہ کے مسائل اور مشکلات کا حل صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں ہے۔ آخر میں صدر [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر [illegible] کرتے ہوئے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ قائد مجلس نے جملہ حاضرین سمیت عہد دہرایا۔ بعد دعا بخیر و خوبی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار میر عبدالحمید معتمد مجلس خدام الاحمدیہ باڑی پورہ

جماعت احمدیہ بمبئی

مورخہ ۱۹ مارچ بروز اتوار بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمد سلیمان شاہ صاحب صدر جماعت بمبئی نے کی۔ جلسہ کا آغاز مکرم ٹی کے سلیمان صاحب کی تلاوتِ قرآن [illegible]

عبد الباری صاحب نے سامعین کو کلام مسیح موعود سے نوازا۔ مکرم عبد الشکور صاحب ہرنگیر نے عہد نامہ پڑھا جسے حاضرین جلسہ نے دہرایا۔

تقاریر کا آغاز صدر جلسہ مکرم محمد سلیمان صاحب کی تقریر سے ہوا۔ بعدہٗ میاں عبد الشکور ولد عبد اللہ صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب اور مکرم بشیر محمد خاں صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے متعلق تقاریر کیں۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے کی اور اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی

جماعت احمدیہ حیدر آباد

حیدر آباد۔ ۲۳ امان (مارچ) بعد نماز مغرب زیر صدارت الحاج حضرت سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اجلاس کی کاروائی احمدیہ دار التبلیغ نیا پل میں شروع ہوئی مکرم منصور احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مکرم احمد عبد الحلیم صاحب نے درثمین اردو سے ایک نظم سنائی۔

پہلی تقریر مکرم محمد صادق صاحب نے ضرورت زمانہ کا تقاضا اور بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر فرمائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئیوں کو حضرت مسیح موعود کے مقدس وجود پر چسپاں کر کے بتایا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں مقدر ہے۔ اور یہ ایک آسمانی فیصلہ ہے

دنیا کی طاقتیں بدل نہیں سکتیں ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

دوسری تقریر مکرم احمد عبد الحمید صاحب سیکرٹری تعلیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول کے موضوع پر کی۔ موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی فارسی اردو منظوم کلام نیز نثر سے اپنے مضمون کی وضاحت کی اور مختلف واقعات دلنشین انداز میں پیش کئے۔

تیسری تقریر مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے کی۔ آپ نے دور حاضرہ کے ظهر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت اور آپ کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اب بھی اک آنہ ہوتا ہے جس سے دم گرتا ہے بیمار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان نشانات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ غیر احمدی علماء دور حاضرہ میں دوسرے غیر مذہب عقاید کے زیر اثر اللہ تعالیٰ کے پاک نبیوں کی شان کے متعلق قابل نفرت اتہام لگا رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام اتہامات و دور فرمایا جو غیر شعوری طور پر عیسائیوں اور یہودیوں کے عقاید کے زیر اثر مسلمان علماء نے بھی اختیار کر رکھے تھے۔ آپ نے عالمانہ رنگ میں اپنی تقریر کو بیان فرمایا۔

صدارتی تقریر میں حضرت امیر صاحب محترم نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی یہ سنت بالوضاحت بیان کی گئی ہے کہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا کہ ہم اس وقت تک بڑے بڑے عذاب دنیا میں نہیں بھیجتے جب تک کہ پہلے اپنے رسول کو بھیج کر دنیا پر اتمام حجت نہیں کر لیتے۔ دور حاضرہ کے عبرتناک عذاب اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا مامور آ چکا ہے۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسار سید غوث سیکرٹری تبلیغ حیدر آباد

جماعت احمدیہ مدراس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۹ امان (مارچ) بروز اتوار ۵½ بجے شام جلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مدراس مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ عزیزان رفیق احمد اور لئیق احمد نے تامل زبان میں حضرت مسیح موعود کی آمد اور آپ کی صداقت کے بارہ میں نظم سنائی۔

سب سے پہلے مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب تامل پنڈت نے تقریر کی۔ آپ نے دو ماہ قبل ہی بیعت کی تھی۔ اور حال ہی میں ان کی اہلیہ صاحبہ نے بھی بیعت کی ہے اللہ تعالیٰ اس خاندان کو استقامت بخشے۔ آمین

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر فضل و احسان ہے کہ ہمیں امام وقت کو شناخت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کو وابستہ کر رکھا ہے۔ آیت قرآنی وَآخَرِينَ مِنْهُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت بیان کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا پر حکمت کلام پڑھنے کے نتیجہ میں احمدیت کی شکل میں حقیقی اسلام مجھے نصیب ہوا ورنہ میں ایک دہریہ بن جاتا۔ صداقت مسیح موعودؑ کے متعلق اپنے چند اشعار بھی سنائے

مکرم محمد رفیق صاحب نائب صدر جماعت نے بدر کے ایک پرچہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض سے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم عبد السلام صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اس تاریک زمانہ میں روحانی روشنی دے کر آپ کو مبعوث فرمایا

مکرم ڈاکٹر میرزا شاہ صاحب نے حضور کی بعثت کے متعلق احادیث صحیحہ کی بعض پیشگوئیاں بیان کیں

خاکسار نے از روئے قرآن و بائبل آپ کی صداقت پر تقریر کی۔ ان دونوں کتب میں ایک مامور من اللہ کی شناخت کے جو معیار بیان ہوئے ہیں ان کے مطابق آپ کی صداقت ثابت کی۔ آخر میں حضرت جناب صدر نے آپ کو موعود اقوام عالم ثابت کیا اور دعا پر جلسہ ختم ہوا

خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس

نیماپور میں جلسہ مُصلح موعودؓ

رپورٹ مرتبہ مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نیماپور

مورخہ ۲۷ ؍ ۲۷ء کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مولوی مبارک احمد صاحب وکیل و صدر جماعت احمدیہ نیماپور و شہر اپور جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مصلح موعود کی نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم خلیل احمد صاحب معلم وقف جدید دیودرگ نے "پیشگوئی حضرت مصلح موعود اور اس کا پس منظر" کے عنوان پر فرمائی۔

دوسری تقریر مکرم نعیم احمد صاحب متعلم پی یو سی نے بعنوان "وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا اور تین کو چار کرنے والا ہوگا" فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے پاس کوئی دنیوی ڈگری نہ تھی مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے فضل سے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا تھا چنانچہ حضور نے سیاسی امور پر بھی اور اقتصادیات اور اشتراکیت پر بھی اپنی کتب اور تقاریر میں سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور روحانی اعتبار سے تفسیر صغیر و تفسیر کبیر بڑی پائیدار و جامع تصنیفات فرمائیں۔ تین کو چار کرنے والا کی وضاحت کرتے ہوئے مقرر نے مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور قادیان دار الامان اور پھر ربوہ مکرمہ کو پیش فرمایا۔ آخر میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم کے شفیق احمد صاحب سیکرٹری تعلیم نے نظم

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ

بڑی درد بھری آواز میں پڑھ کر سنائی جس سے سامعین پر رقت طاری ہو گئی۔

اس جلسہ کے خصوصی مقرر مکرم مولوی کریم الحق صاحب انسپکٹر بیت المال تھے کیا احمدی اور کیا غیر احمدی سب ہی موصوف کی تقریر کے شدید مشتاق تھے۔ سامعین خاصی تعداد میں مسجد کے احاطہ میں جمع تھے۔ باوجود پردہ کا انتظام نہ ہونے کے مستورات لاؤڈ سپیکر کی رعایت سے چھتوں پر مسجد کے پیچھے صحن میں آس پاس بیٹھ کر جلسہ سے مستفید ہوتے رہے۔ مکرم انسپکٹر صاحب نے زیر عنوان "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا" تقریر کی۔ فاضل مقرر نے دو ہزار سال پہلے کی المود کی پیشگوئی، احادیث کی رو سے چودھویں صدی میں مسیح موعود کے نزول اور اس کے شادی کرنے کی اخبار نبویہ کی وضاحت کی۔ مخالفین اسلام نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آسمانی نشان طلب کیا تھا اس کو تفصیل سے بتایا۔ نو سال کی میعاد میں مصلح موعود کے پیدا ہو جانے کی پیشگوئی کو واضح کیا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود ۹ سال کی میعاد کے اندر ہی پیدا ہوئے۔ اور پیشگوئی کے مطابق جلد جلد بڑھے اور خدا کا سایہ آپؓ پر رہا۔ فاضل مقرر نے تحدی کے ساتھ کہا کہ واقعات سب کے سامنے ہیں حضرت مصلح موعود کے عظیم الشان کارنامے منہ بولتی تصویر ہیں۔ ہر شخص خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا اصل مصداق کون ہے۔ آیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ہیں یا کہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب دیندار یا صدیق حسن صاحب دیندار۔ اگرچہ ان دونوں نے پیشگوئی مصلح موعود کا اپنے آپ کو مصداق بنانے کی ناکام کوشش کی۔ مگر مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ ان حضرات کا دعوےٰ کس حد تک درست ہے ہر شخص خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ ان دعویداروں نے جس روز سے یہ دعوےٰ کیا ہے فی الحقیقت خدا کا سایہ ان کے سر پر ہے؟ آیا وہ جلد جلد بڑھتے بھی ہیں؟ اس کے بالمقابل آپ ہمارے پیارے آقا حضرت مصلح موعود کی ذات بابرکت کے حالات پر نظر فرمائیں۔ یوم پیدائش سے لے کر جب بر خلافت پر متمکن ہوئے اور پھر اپنے آپ کو مصلح موعود کا مصداق ظاہر فرمایا! اور اس دن سے جبکہ جماعت کے عمائد اور اہل الرائے کہلانے والے مرکز مقدس قادیان سے نکل کر لاہور چلے گئے تھے اور صرف ۱۸ ہزار آنے خزانہ میں چھوڑ گئے تھے۔ چونکہ مرزا محمود احمد صاحب ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے حقیقی مصداق تھے اس لئے پہلے روز سے ہی حضرت سیدنا محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے سایہ تلے جلد جلد بڑھے اور آج جماعت کا بجٹ لاکھوں بلکہ کروڑوں کا بنتا ہے اور جماعت کی تعداد لاکھوں پر مشتمل ہے اس کے برخلاف ان جھوٹے دعویداروں کا بجٹ اور افراد کی تعداد دن بدن گھٹتی جا رہی ہے۔ اور سر آنے والا دن ان کو پیچھے کی طرف لے جا رہا ہے۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں احراریوں کی ناکامی اور دیگر کئی واقعات کو بطور دلیل کے پیش فرمایا۔ آخر میں تمام حاضرین کو ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی تلقین فرمائی۔ موصوف کی تقریر سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ اور بار بار فضا نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی تھی

آخر میں مکرم مولوی مبارک احمد صاحب وکیل صدر جلسہ نے صدارتی تقریر میں وضاحت فرمائی کہ جلسہ مصلح موعود ۲۰ فروری کو ہونا تھا چونکہ الیکشن کی وجہ سے نہ کر سکے تھے اس لئے آج منعقد ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ وضاحتی تقریر کے بعد جلسہ کا اختتام دعا پر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ مقدس کو سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

الحاج خواجہ عبدالغنی صاحب صاف اونہ گام باندی پورہ انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس ! مورخہ ۱۹ر امان ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۱۹ر مارچ ۱۹۷۲ء کی گزشتہ شب کو بوقت ۳½ بجے محترم الحاج خواجہ عبدالغنی صاحب صدر جماعتِ احمدیہ اونہ گام باڈی پورہ اپنے مولا کو پیارے ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولا کریم انہیں جنّت الفردوس عطا فرمائے آمین۔

محترم خواجہ صاحب بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت متقی۔ پرہیزگار۔ عالم باعمل۔ تہجد گزار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ آپ کچھ عرصہ کشمیر پراونس میں جماعت ہائے احمدیہ کے امیر بھی رہے ہیں اور اپنے علاقہ میں مربی بھی رہے ہیں۔ اور نہایت دیانت داری کے ساتھ قوم کی یہ خدمت سرانجام دی۔ مگر قضائے الٰہی کے سامنے کس کی پیش جاتی ہے۔ اس طرح ہماری یہ دُور افتادہ جماعت اپنے اس مخلص مشفق بزرگ کی شفقت اور پند ونصائح سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئی۔ آخر میں ہم خدا تعالیٰ کے کئے پر راضی ہیں کیونکہ ؎

بُلانے والا ہے سب سے پیارا　　اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر !

اور دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم محترم خواجہ صاحب کو جنّت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور پسماندگان کا ہر حال میں حافظ وناصر ہو۔ اور انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔

اِس سانحۂ ارتحال پر ہم آپ کے خاندان کے ساتھ دِلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ بالخصوص آپ کے فرزند محترم برادرم محمد یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ جو آپ کی چھوٹی صاحبزادی ہیں اور محترمہ زینب بیگم صاحبہ یہ بھی آپ کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ محترم محمد سلطان صاحب ڈی۔ایف۔او۔ اسی طرح مکرم ومحترم خواجہ غلام محمد صاحب سیکرٹری مال۔ مکرم ومحترم جناب ڈاکٹر مظفر احمد صاحب سری نگر برادرم محمد ظفر اللہ صاحب اور دیگر لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم آپ سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہر حال میں آپ کا حافظ وناصر ہو۔ اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد عبداللہ فرخ مبلغ جماعت احمدیہ ہاری پاریگام (کشمیر)

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ ہجرت ۱۳۵۱ ہش (ماہ مئی ۱۹۷۲ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرمادیں تاکہ اُن کے نام اخبار جاری رہ سکے اگر اُن کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد اُن کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔ امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرمادیں گے۔ ان احباب کو بذریعہ چھٹی بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

منیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۰۸	مکرم بابو عبدالرزاق صاحب	۱۵۳۹	مکرم عین العارفین صاحب
۱۰۲۲	〃 حافظ یاسین صاحب	۱۶۵۰	〃 نذیر احمد صاحب
۱۰۷۹	〃 مرزا اطہر بیگ صاحب	۱۶۷۰	〃 اے۔ایچ کمال احمد صاحب
۱۱۲۱	〃 محمد شرف الدین صاحب	۱۶۷۱	〃 علی احمد صاحب۔
۱۱۵۱	〃 پی محمد صاحب۔	۱۶۷۳	〃 منشی عبدالعزیز صاحب
۱۳۷۳	〃 محمد بشیر خان صاحب	۱۶۸۱	〃 عبدالعزیز صاحب۔
۱۴۲۱	〃 محمد احمد صاحب سولیجر	۱۶۸۲	〃 فضل الاسلام صاحب۔
۱۴۵۲	〃 محی الدین صاحب	۱۸۴۴	〃 سید مسعود احمد صاحب۔
۱۴۹۱	〃 انیس الرحمٰن خان صاحب	۱۸۶۷	〃 ایس۔ ایچ۔ احمد صاحب۔
۱۵۰۳	〃 سید محمد حسین صاحب	۲۰۱۶	〃 محمد عبداللہ صاحب قریشی۔
۱۵۲۶	〃 محمد فہیم صاحب۔		

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی ۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاچکی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ اور جن جن جماعتوں کے انتخابات تاحال نہیں ہوئے وہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں اور انتخاب کروا کر منظوری حاصل فرمالیں۔ انسپکٹران بیت المال وتحریک جدید ووقفِ جدید اور مبلغین سلسلہ اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھی توجہ فرمائیں تاکہ جلد از جلد انتخابات مکمل ہو کر نئے عہدیدار آئندہ تین سالوں تک خدمتِ سلسلہ احسن رنگ میں سرانجام دے سکیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعتِ احمدیہ قادیان

۱۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل سیکرٹری مال
۲۔ 〃 مولوی جاوید اقبال صاحب فاضل نائب سیکرٹری مال
۳۔ 〃 قریشی فضل حق صاحب سیکرٹری وقفِ جدید

جماعتِ احمدیہ کشن گڑھ (راجستھان)

۱۔ مکرم ماسٹر دلدار علی صاحب پریذیڈنٹ وسیکرٹری مال

جماعتِ احمدیہ سملیہ (رانچی) بہار

۱۔ مکرم دربان صاحب صدر جماعتِ احمدیہ
۲۔ 〃 مہر الدین صاحب سیکرٹری جملہ شعبہ جات

جماعتِ احمدیہ بھاگلپور (بہار)

۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب ایم بی بی ایس پریذیڈنٹ
۲۔ 〃 عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال۔
۳۔ 〃 محمد ایوب صاحب کیمسٹ سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ وتربیت وسیکرٹری تعلیم۔

جماعتِ احمدیہ خانپور ملکی (بہار)

۱۔ مکرم سید مجید عالم صاحب صدر وسیکرٹری مال۔
۲۔ 〃 اختر حسین صاحب قادیانی سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ وتربیت وسیکرٹری تعلیم وامام الصلوٰۃ۔
۳۔ 〃 محمد اصغر حسین صاحب سیکرٹری امورِ عامہ۔

جماعتِ احمدیہ بولانگیر (اُڑیسہ)

۱۔ مکرم سید رشید احمد صاحب سونگڑوی صدر جماعت احمدیہ
۲۔ 〃 مولوی سید مذکر الدین صاحب بی۔ اے سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ وتربیت وسیکرٹری امورِ عامہ وامین۔
۳۔ مکرم سید عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال۔

جماعتِ احمدیہ تاراکوٹ (اڑیسہ)

۱۔ مکرم نصیر الدین خان صاحب　صدر
۲۔ 〃 شیخ جبار الدین صاحب سیکرٹری مال۔
۳۔ 〃 شیخ کلیم الدین صاحب سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ وتربیت

جماعتِ احمدیہ بمبئی

۱۔ مکرم محمد سلیمان صاحب بی۔ اے صدر وقاضی وامین۔
۲۔ 〃 پی۔ حسن احمد صاحب نائب صدر۔
۳۔ 〃 پی۔ عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال وسیکرٹری تعلیم۔
۴۔ 〃 عبدالشکور احمد صاحب مرکیہ نائب سیکرٹری مال۔
۵۔ 〃 ٹی کے سلیمان صاحب سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ وتربیت
۶۔ 〃 یونس پرویز صاحب سیکرٹری تحریکِ جدید و سیکرٹری وقفِ جدید۔
۷۔ 〃 بشیر محمد خان صاحب سیکرٹری امورِ عامہ
۸۔ 〃 یو۔ ابراہیم صاحب آڈیٹر۔

جماعتِ احمدیہ مرکرہ (میسور)

۱۔ مکرم جی۔ ایس احمد صاحب صدر وسیکرٹری دعوۃ وتبلیغ وتربیت

جماعتِ احمدیہ ساگر (میسور)

۱۔ مکرم ایس۔ اے بشیر احمد صاحب صدر
۲۔ 〃 عبدالمجید شریف صاحب سیکرٹری مال۔
۳۔ 〃 ایس۔ اے منیر احمد صاحب سیکرٹری امورِ عامہ

جماعتِ احمدیہ ایسٹ گوداوری (آندھرا)

۱۔ مکرم سید خلیل احمد صاحب صدر
۲۔ 〃 احمد خان صاحب سیکرٹری مال۔
۳۔ 〃 مولوی محمد یوسف صاحب سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ وتربیت۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

بقیہ صفحہ اوّل

سکول کے پرنسپل نے اس عطیہ پر شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ اِن سکول کے پریفیکٹ نے طلبہ کی طرف سے صدر موصوف کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور انہیں یقین دلایا کہ طلبہ خلوصِ دل سے ان نصائح پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے جن سے جناب صدر نے آج طلبہ کو نوازا ہے ..... قبل صدر نے سکول کی لاگ بک پر دستخط ثبت کئے اور وعدہ کیا کہ اس مرتبہ مصروفیت کی وجہ سے وہ سکول کی تجربہ گاہیں نہیں دیکھ سکتے جب کبھی آئندہ آئیں گے تو اُن کا معائنہ کریں گے روانگی پر طلبہ نے صدر کو پُر خلوص طور پر الوداع کہی۔

اس تقریب کے موقع پر ریڈیو۔ پریس ٹیلیویژن کے نمائندے موجود تھے چنانچہ اس تقریب کی کارروائی کی احسن رنگ میں اشاعت وتشہیر ہوئی۔ اور جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی خدمات ..... [illegible]

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ
اور
احباب جماعت کا فرض

جماعت کی تعلیمی اور تبلیغی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی مفید اور بابرکت درس گاہ کی افادیت احباب جماعت احمدیہ سے مخفی نہیں رہی ہے۔ کہ اس مقدس درس گاہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اب بفضلہ تعالےٰ بڑے بڑے رؤسا و گورنر اور سلاطین اس درس گاہ کے تربیت یافتہ مبلّغین کے ساتھ بڑے فخر کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔ احباب جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلّغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پُورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۷۲ء سے شروع ہوگا۔ لہٰذا خواہش مند احباب داخلہ فارم نظارت ہذا سے منگوا کر بہر حال یکم اگست ۱۹۷۲ء تک مکمل کر کے دفتر ہذا کو واپس بھجوادیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل اُمور ضرور ذہن نشین کر لئے جائیں۔

(۱) — بچے کا میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔

(۲) — بچہ قرآنِ مجید ناظرہ اور اُردو زبان روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- حسبِ دستورِ سابق امسال بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ کے لئے چار وظائف منظور کئے ہیں۔ جو طلباء کی ذہنی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

داخلہ حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ اور اس کلاس میں بھی ذہین طلباء (جو قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں۔ اور عمر بھی دس بارہ سال سے متجاوز نہ ہو) لئے جائیں گے۔ ہوشیار اور مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے بھی یکم اگست ۱۹۷۲ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

شکریہ احباب و درخواستِ دُعا

خاکسار ۱۸ فروری ۱۹۷۲ء کو پیٹ کے درد کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہوا۔ آخر آپریشن کی نوبت آئی اور خاکسار کا یکم مارچ ۱۹۷۲ء کو میجر آپریشن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خاص فضل کیا اور آپریشن کامیاب ہوا۔ پسلی کے قریب سے دو پتھر نکلے۔ ۱۴ مارچ کو گھر آگیا ہوں کمزوری کافی ہے ڈاکٹر نے ۱۴ اپریل تک ایک ماہ کی فرصت دی ہے۔ میں احباب جماعت اور رشتہ داروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بیماری کے دوران بذریعہ خطوط و بذریعہ تار خیریت دریافت کی۔ ان کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ صحت یاب ہونے پر فرداً فرداً خطوط کا جواب دوں گا فی الحال "بدر" کے ذریعہ جواب دے رہا ہوں۔ صحت کاملہ و عاجلہ اور خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار: محی الدین احمد۔ پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی۔

فوری ضرورت ہے

مدرسہ احمدیہ قادیان کے لئے مفصلہ ذیل کتب کی فوری ضرورت ہے:-

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۔ مسیح ہندوستان میں۔
۲۔ جنگِ مقدس۔
۳۔ کتاب البریّہ۔
۴۔ ست بچن۔
۵۔ چشمۂ معرفت۔
۶۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔
۷۔ نزول المسیح۔
۸۔ برکات الدعا — ۹۔ ازالہ اوہام

تصانیف حضرت مصلح موعودؓ

۱۔ فضائل القرآن۔
۲۔ تقدیرِ الٰہی۔
۳۔ وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ۔

دیگر کتب

۱۔ سیرت خاتم النبیین ہر سہ حصص از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔
۲۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور انگریز از مولانا درد صاحب۔
۳۔ متی کی انجیل — ۴ — بائیبل اُردو مکمل۔

ہر کتاب کے پانچ سات نسخے درکار ہیں۔ کتب کی حالت اچھی ہو۔ ہر کتاب کی واجبی قیمت اور تعداد لکھیں تا اُن کی خرید کا آرڈر دیا جائے۔ جو دوست بطور صدقہ جاریہ کتب دینا چاہیں تو اس کی صراحت فرمائیں شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی نیز کتاب پر معطی کا نام بغرض مستقل دعا لکھ دیا جائے گا اس صورت میں اخراجات ڈاک مدرسہ ادا کرے گا۔ خط و کتابت بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی جائے۔

چودھویں صدی کے ۹۱ سال گزر گئے.... بقیہ ص ہے

خدا نے تمہیں تاریکی میں ہی چھوڑ دیا"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۳)

محترم بھائیو! کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اس زمانہ کے مامور۔ اس صدی کے مجدد اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو شناخت کرنے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق و سعادت نصیب ہوئی۔ اور وہ خدمت اور اشاعتِ اسلام کے مقدس اہم فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہوگئے اور آج بفضلہ تعالےٰ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہند و پاکستان کو چھوڑ کر دوسرے ۳۳ غیر ممالک میں ۴۳ تبلیغی مشن قائم ہیں جن میں قریباً دو صد مبلغین و مبشرین کام کر رہے ہیں۔ ۳۵۱ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں ۷۰ دینی مدارس جاری ہیں۔ اور ۱۶ اخبار و رسائل مختلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں اور نئوں اسلامی لٹریچر دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اور ہزاروں غیر مسلموں کو کلمۂ طیبہ پڑھ کر داخلِ اسلام ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

پس اے ہمارے مسلمان بھائیو! آپ بھی اب سنجیدگی سے اس دینی معاملہ میں غور و فکر کریں۔ انتظار گاہ سے باہر آئیں۔ نو دو سال آپ نے بیکار بیٹھ کر ضائع کر دیئے۔ اب مایوسی و نا امیدی کو ترک کر دیں اور خوش ہوں کہ آنے والا موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بر وقت آچکا ہے۔ اب کسی اور کا انتظار و امید موہوم ہے۔ اس لئے اس مامور ربانی کی آواز پر لبیک کہیں یہ وقت کا تقاضا ہے۔ عالمِ تخیل سے نکل کر عالمِ عمل میں آئیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں استعداد اور وسائل کو خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام میں لگا دیں۔ تاکہ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ جس کا آغاز ہو چکا ہے، جلد سے جلد منصۂ شہود پر آئے اور اس کے خوشگوار اور شیریں پھل ظاہر ہونے چلے جائیں۔ خدا تعالےٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پُر مسرت خیال فرمایئے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کیلئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے، ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ نمبر ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE" } فون نمبرز:- { 23-1652 23-5222

... انتخاب بقیہ ص ۱۱

... جماعت احمدیہ ہاری پاریگام (کشمیر)

۱۔ مکرم الحاج محمد شعبان صاحب راتھر صدر
۲۔ الحاج ... صاحب راتھر نائب صدر و سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت۔
۳۔ محمد منور صاحب راتھر سیکرٹری مال۔
۴۔ مکرم ... حسن صاحب آغا سیکرٹری تعلیم
۵۔ عبد الغنی صاحب شیخ سیکرٹری جائداد۔
۶۔ ثناء اللہ صاحب بٹ سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید
۷۔ عبد الوہاب صاحب راتھر قاضی
۸۔ ثناء اللہ صاحب شیخ امین۔